Vol III
No 4

Tuesday
25th November 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Page
Sta ed Q estio is a d Answers	157—181
Unstar ed Quest ons & Answers	181—18?
L A Bill No 29 of 52 A Bill to Amend the Hyderabad Civil Courts Act (Passed)	182—205
L A B ll No 32 of 1952 the Hyderabad Compulsory Primary Educat o i Bill 1952 (1st Reading incomplete)	205—221

Price Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1952

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, the 25th November, 1952

The Assembly met at Half Past Two of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker Let us take up questions

Taccavi Loans

*94 (90) *Shri Veerendra Patel* (Aland) Will the hon Chief Minister be pleased to state

What is the procedure adopted by the Government in issuing Taccavi loans to agriculturists?

جناب منتری (سری کے بی رام کشن راؤ) رسمی طور سے تقاوی دینے کی رسائی
سکوری ر دعای ہے اسکی یہ حد مقرر ہے کہ اسسمنٹ (Assessment) کے
گنے تک دعای ہے یہ تقاوی کی ا جارہ مرمت ے ا تالاب و باولیاں درست
کرونے کے لئے دعای ہے عصطدر دو سو روپیے ڈپٹی کلکٹر اٹھ سو روپے او
کلکٹر ایک ہزار روپیے تک تقاوی منظور کرنے کے مجاز ہیں اس تقاوی کے ا سالمنس
(Instalments) پر معینہ سود مقرر کے ساتھ وصول طریقے پر لئے جاتے ہیں

جو تقاوی اولیاں کھدوانے اور انکی مرمت کرنے کے لئے دی جاتی ہے وہ اقساط
میں واپس لی جاتی ہے

جو تقاوی بالاؤں کنوؤں پر نالوں کی تعمیر و مرمت کے لئے دعای ہے وہ
ا سالمنس میں وا پس لی جاتی ہے

Mr Speaker Are there no rules regarding the Taccavi loans?

سری بی رام کشن راؤ یہ ور پروسیجر ہے جو سررشتہ مال جاری کرتا ہے
چونکہ سوال میں پروسیجر دریافت کیا گیا ہے اسلئے اتنا طویل جواب دینا پڑا

مسٹر اسپیکر اگر تقاوی کے متعلقہ رولس پبلش (publish) کئے گئے
ہونگے تو ممبر انکا حوالہ دے سکتے ہیں

شری بی رام کشن راؤ: اگر معزز ممبر کے اس سوال کے جواب کے لیے ہاؤس کے سامنے قواعد (Rules) ڈھونڈ رہا ہوں ... کا حوالہ دے سکتا ہوں

مسٹر اسپیکر: جو سوال کیا گیا ہے سارے ملک کا رولس گورنمنٹ کی جانب سے پبلش (publish) کیے گئے ہیں

श्री माणिकचन्द पहाड़ (फुलमरी) – क्या कुनही कलम के अनुसार अमल किया जाता है ?

شری بی رام کشن راؤ: جی ہاں رولس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے کیا کیا ہے ... کیا جا سکا

شری جی سری رامولو (...) ... ممبر کے ... کہ ... کہ نہیں دکھائی ، سکی مناسب تقسیم کے لیے کیا گورنمنٹ ... سکیل دے سکتی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ: ... کے ... اگر وہ ہیں ؟ ... جواب نہیں دے سکیے ... میں غور ہوں اور ... ہے ... گی ہیں ... کی رپس رکھے ہیں اور جواب دے سکے ہیں ... ایسا اکی کارروائی ... غور کیا جائیگا

شری جی سری رامولو: جواب دینے کے ... ہی ... کو ... دی جاتی ہے ... دی گئی ہے ... لیے آرڈر ... سوال کا ... رہا ہے اور ... عام ... سکتا ہے

شری بی رام کشن راؤ: نہ سکتا ہے عام ... نہیں اگر کوئی ... کس ... ہو ... پر میں غور کرونگا

شری کے وینکٹ رام راؤ (ماکنور): کیا ... دعوے کی ... حکومت کے ... رہے ؟

شری بی رام کشن راؤ: جی ہیں*

Mr Speaker Next question

*Jo (91) *Shri Veerendra Patel* Will the hon Chief Minister be pleased to state

Whether there is any proposal before the Government to constitute Advisory Bodies at District level and entrust the work of granting Taccavi loans to agriculturists to such bodies?

شری بی رام کشن راؤ: ... کے ... میں ... (Advisory Bodies) ... کی ... حکومت کے زیر غور نہیں ہے

Mr Speaker Next question

Inams

*96 (261) *Shri Udhav Rao* (Osmanabad—General) Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) The total number of Inamdars in Hyderabad State?

(*b*) The total acreage of Inam lands in Hyderabad State?

(*c*) What is the difference of land assessed as Inam and that is not so assessed?

(*d*) What is the total assessment on the Inam lands?

شری بی رام کشن راؤ (اے) تعداد روں کی فہرست تمام اضلاع سے مرتب کی گئی ہے ابھی تکمیل و وصول نہیں ہوا ہے وصول ہونے کے بعد ہاؤس کے سامنے رکھدی جاسکے

(بی) انعاموں کا مجموعی رقبہ کہیم اور لنگہ کو چھوڑ کر (۹۶۷۹۰۰) ایکڑ ہے

(سی) انعام لینڈ پر محاصل اکلاس انعامی زمین کے شرائط کے ریکارڈ کے موجب وصول کیے جاتے ہیں

(ڈی) انعامی جات کے مجموعی اسسمنٹ کی بابت فیگرس (Figures) طلب کیے گئے ہیں وصول ہونے پر ہاؤس پر رکھدیے جاسکیں

شری ادھو راؤ پاٹل انعامی لینڈس پر کس بنا پر اسسمنٹ لیا جاتا ہے؟

شری بی رام کشن راؤ انعامی لینڈ پر اسسمنٹ بندوبست کے دھاروں کے لحاظ سے ہی مقرر ہوا ہے صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ کتنا حصہ معاف کیا جائے اگر آدھا حصہ معاف کرنا ہو تو آدھا معاف کیا جاتا ہے اور اگر ایک چوتھائی معاف کرنا ہو تو ایک چوتھائی معاف کیا جاتا ہے

شری ادھو راؤ پاٹل انعام لینڈس پر تو کوئی دھارا مقرر نہیں ہے پھر کیوں حکومت اسسمنٹ وصول کرتی ہے؟

شری بی رام کشن راؤ آنریبل ممبر کا خیال غلط ہے بندوبست کے دھارے تو انعامی زمینات پر بھی مقرر ہوئے ہیں وہ ہر فیلڈ اور نمبر پر معین کیے جاتے ہیں یہ بات اور ہے کہ وہ وصول نہ کیے گئے ہوں نئے قانون میں جو نافذ ہونے والا ہے اسکی یہی صراحت ہے

شری ادھو راؤ پاٹل یہ وصولی بندوبست کے لحاظ سے ہی کیجاتی ہے یا کسی اور اصول پر؟

شری بی رام کشن راؤ - آنریبل ممبر کو اسکا علم ہے کہ پہلے کی گورنمنٹ نے انعامس این فرنچائزمنٹ ایکٹ (Inams Enfranchisement Act) منظور

کیا تھا ۔ اسکو پہلے کی شکل دینے کی صورت زیر غور ہے ۔ ماباقی اس سیشن میں ہی رسم هاوس کے سامنے آجائے

شری کے ایل نرسمہا راؤ (یلندو عام) سب سدھی کو جو اراضی دی ہے کیا وہ بھی اسی میں شامل ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ ہاں اسی میں شامل ہے

شری مادھو راؤ نیلی میں سے جو ٹیکس مانگے ہیں وہ کب تک وصول ہونگے ؟

شری بی رام کشن راؤ کہ ٹیکس وصول ہو گئے ہیں لیکن جملہ مواد وصول ہونے کی وجہ سے ٹیکس نہیں لائے گئے جانچ رجسٹر اسے فراہم کرلیا جائیگا

شری کے ایل نرسمہا راؤ خاص طور پر ورنگل او نلگنڈہ کو مستثنی کر کے کیوں جواب دیا گیا ؟

شری بی رام کشن راؤ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ابھی کہا کہ ان علاقوں میں ٹیکس وصول نہیں ہوئے ہیں اسلئے انہیں چھوڑ کر جواب دیا گیا

†[Shri Gangulu Bhoomiah, in whose name the next question *97 (801) was standing, was not present in the House]

Rehabilitation Scheme

*98 (52) *Shri K L Narsimha Rao* Will the hon. Chief Minister be pleased to state

(*a*) The number of villages evacuated under the Rehabilitation Scheme in Yellandu taluq?

(*b*) The acreage of land left uncultivated as a result?

شری بی رام کشن راؤ (اے) سوشل سروس ڈپارٹمنٹ نے یلندو میں (۹) کالنیز (Colonies) قائم کیے ہیں ہر ایک کالنی میں دس یا چار دیہات کے لوگ منتقل ہو کر بس گئے ہیں

(بی) جب بڑا حصہ اراضی زمین خالی نہیں پڑا ہوا ہے کیونکہ ۳ میل ریڈیس (Radius) کے اندر کے ولیجرس (Villagers) ہی وہاں چلے گئے ہیں اور کوئی ڈس لوکیشن (Dislocation) نہیں ہوا ہے کسی کے عیش و آرام میں خلل نہیں پڑا ہے

†97 (801) Answer under "Unstarred Questions and Answers"

شری ایم ایس راجلنگم (ورنگل) ۔ کیا اس ان کلٹیویٹیڈ (Uncultivated) زمین کا انکروچ ہٹا سکتے ہیں

شری بی رام کشن راؤ ۔ انسوف ومیں

شری ایس رنگاریڈی (کورنگل عام) ۔ کیسے لوگ محض ہاتھ سے قابض ہوئے ہیں اور یہ ان کی رضامندی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ ۔ یہ واقعی ہے وہ جانتا ہے کہ ان میں سے تھوڑا لیے اور رضامندی سے کیسے منتقل ہوئے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں زراعت کے لیے سہولتوں کی ضرورت تھی ۔ سکے انتظام ہوئے اور وہ وہیں سے منتقل ہوئے ہیں

Mr Speaker Next question, Shri K L Narsimha Rao

Illegal Evictions

*99 (54) *Shri K L Narsimha Rao* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether and if so how many tenants were evicted illegally by the landlords in Yellandu, Palvancha, Borgampahad and Mulug taluqs ?

(*b*) What steps have been taken in regard to such tenants ?

شری بی رام کشن راؤ ۔ (اے) ان چار تعلقوں میں جو ٹننٹس الیگلی (illegally) بیدخل کیے گیے ہیں انکی تعداد یہ ہے ۔

ملگ	۶
بورگم پہاڑ	۸
یلندو	۲۹
پالونچہ	۱۲

(بی) ملگ تعلقہ میں جن ٹننٹس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے انہیں الیگلی ایوکٹ (evict) کیا گیا ہے تحصیلدار نے انہیں ٹننٹس کو قبضہ دلایا ہے بورگم پہاڑ میں ۸ کیسس ہوئے جن میں سے (۲) پراسیکیوشن (Prosecution) کرنے کیلئے تحصیلدار نے آرڈر دیا ہے اور باقی زیر سماعت ہیں ۔ یلندو میں ۲ کیسس کے جو (۲۹) کہ میں ہیں وہ بھی زیر تحقیقات ہیں ۔ پالونچہ میں داخل کئے (۱۲) کیسس میں سے ۶ میں ٹننٹس کے موافق فیصلہ ہوا جن کی بنا پر انہیں اراضیات کا قبضہ دلادیا گیا دو کیسس لینڈ لارڈس کے موافق ہوئے ہیں کیونکہ ان کیسس میں ان کا حق قبضہ ثابت نہیں ہوا ۔ باقی دو کیسس میں سے ایک عدم پیروی میں خارج ہوگیا اور دوسرے کیس میں درخواست گزار نے اپنی درخواست واپس لے لی

سری دا جی سنکر (عادل آباد) تحصیلدار دن کس ہی الاں کرے کا
معاملہ کیا ہے کیا و حالاں کیے گیے ؟

سری بی رام کشن راؤ جو بھی معاملہ ہوا اس پر عمل کیا جائے گا

سری کے اول پرسیوان راؤ لندو کے ۹۲ کسسود بر ہوکر کیا عرصہ ہو ؟

سری بی رام کشن راؤ سوف وجھے سک اطلاع ہیں

Primary School Buildings

*100 (889) *Shri Limbaji Muktaji* (Manjlegaon) Will the hon Chief Minister be pleased to state

(a) Whether it is a fact that certain plots of land in villages of Manjlegaon taluq of Bhir district allotted for Primary School Buildings (which have not been constructed for some years) are not allowed to be cultivated by the Government?

(b) If so, is land revenue recovered from the owners of the land?

سری بی رام کشن راؤ معلقہ منجلے گاؤں کے ایک موضع لال میں ایک اراضی پرائمری اسکول کی تعمیر کیلیے حاصل کی گئی ہے اور اس اراضی کا قبضہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ (Education Department) کو دیا گیا ہے مالک اراضی نے بطور معاوضہ لینے سے انکار کیا اسکے باوجود بھی اس زمین پر زراعت کرنے کی اجازت نہیں دیگئی اب تک اس پلاٹ پر اسکول بلڈنگ تعمیر نہیں کی گئی

(ب) چونکہ یہ زمین ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کو دیدی گئی ہے اسلیے اس پر زراعت کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اسکے مالک سے کوئی مالگذاری وصول نہیں کیجائیگی

Illegal Gratification

*101 (57) *Shri Vaman Rao Deshmukh* (Mominabad) Will the hon Chief Minister be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Girdawars of Mominabad taluq accepted an illegal gratification of Rs 840 in April 1951?

(b) If so has any inquiry been made and action taken in the matter?

شری بی رام کشن راؤ من کے پکھا نامی ایک صاحب نے گھٹ نانڈور کے عام در کی ہوئی پبلک میٹنگ میں گرداور کے خلاف جوہی واڑی سے رشوت لینے کا الزام لگایا تھا کلکٹر نے تحصیلدار کو حکم دیا کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کریں اور تحصیلدار

ور ڈپٹی کلکٹر نے جو تحقیقات کی ہیں [illegible] پایا گیا کہ جو الزام لگائے گئے ہیں وہ بے بنیاد ہیں و ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے

( ) تحصیلدار و ڈپٹی کلکٹر دونوں نے [illegible] کی تحقیقات کی ہیں [illegible]

(۲) گواہوں کے بیانات لیے [illegible] بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے رشوت دی ہے

(۸) و لوگوں کے بیانات بھی لیے گئے [illegible] کاروائی [illegible] کالا گیا کہ یہ بیانات غلط ہیں

شری وامن راؤ دیشمکھ کیا ڈپٹی کلکٹر صاحب کے پاس گاؤں کے لوگوں نے درخواست نہیں دی ؟

شری بی رام کشن راؤ د واپس دے دی تو تحقیقات عمل میں لائی گئیں

Protected Tenants

*102 (58) *Shri Vaman Rao Deshmukh* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) The number of protected tenants in Khej taluq in 1951?

(*b*) Whether it is a fact that the number has got reduced in 1952 ?

(*c*) If so, why ?

شری بی رام کشن راؤ سنہ ۱۹۵۰ ع میں کیج تعلقہ میں پروٹکٹڈ ٹیننٹس (Protected Tenants) کی تعداد (۳۱۰) تھی دوسرے جزو کا جواب ہے کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹس کی تعداد میں سنہ ۱۹۵۲ع میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے تیسرے جزو کا جواب ہے کہ تعداد میں چونکہ کمی نہیں ہوئی ہے اس لیے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا

Mr Speaker Next question Shri M Buchiah

Shri M Buchiah (Sirpur) This question is no longer important because it has been asked in the last session This Tahsildar is no more there

Mr Speaker Therefore, the hon Member does not want to put the question?

Shri M Buchiah Yes Sir

Mr Speaker Next question, Shri M Buchiah

Khanapur Tahsildar

*103 (218) *Shri M Buchiah* Will the hon Chief Minister be pleased to state

The qualifications of the Tahsildar of Khanapur taluq Adilabad district and what post he held prior to his appointment as Tahsildar ?

Shri B Ramakrishna Rao As there is no Tahsildar at Khanapur, the question of his qualifications does not arise Khanapur is a Mahal and a Naib Tahsildar is in charge of the same Shri Krishnamachari was Naib Tahsildar till his reversion to parent department (Education) The present Naib Tahsildar of Khanapur is Shri John Wesley who is a graduate He was 2nd grade clerk and was promoted as Naib Tahsildar on 1 4 1948

Jagir Abolition Scheme

*104 (219) *Shri M Buchiah* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that some of the Mazras (hamlets) belonging to Jagirs and Makhtas have not been taken over by our Government under the Jagir Abolition Scheme ?

(*b*) If so why and what is the total number of such small villages ?

سری بی رام کشن راؤ جاگیر ابالیشن ریگولیشن (Jagir Abolition Regulations) کے سیکشن (۲) کلاز (الف) میں جاگیر کی جو تعریف کی گئی ہے اوسمیں پائیگاہ سمستھان پارٹ آف اے جاگیر (Part of a Jagir) میں موضع مقطعہ موضع گرہ ویلی اور کلمہ وغیرہ شامل ہیں جو اپنی مقاطعہ کنندہ رولر (Ruler) ہو یا جاگیردار دوسرے مرد کا جواب نہ ہے نہ جاگیروں کی جو تعریف اوپر بیان کی گئی ہے اونکے تحت و سب جاگیریں جن کی مجموعی تعداد (۲۴) ہے لے لی گئیں جو مندرج اوپر کی ڈیفنیشن (Definition) میں نہیں آئے ان کو نہیں لیا گیا

سری ایم بچیا کیا ایسے مواضعات کے متعلق حکومت متوجہ رہی ہے

سری بی رام کشن راؤ جی نہیں

ایک ارجنل ممبر کیا ایسے کچھ مواضعات بھی ہیں جنہیں جاگیر ابالیشن ریگولیشن کے تحت لیا گیا تھا لیکن بعد میں واپس کردیے گئے ؟

سری بی رام کشن راؤ ممکن ہے بعض مواضعات ہوں جن کو غلطی سے جاگیر ابالیشن ریگولیشن کو متعلق کرکے لے لیا گیا ہو لیکن بعد میں یہ ثابت ہوئے پر کہ وہ اس ڈیفنیشن میں نہیں آتے تو انہیں واپس کردیے جانے کی نوبت ہوئی ہوگی ۔

Petrol Consumption

105 (228) *Shri G Rajaram* (Armoor) Will the hon Chief Minister be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Government has consumed one lakh gallons of petrol between March and November 1950 and that 10 000 gallons have been consumed by the Rajpramukh?

(b) What is the total consumption of petrol on the tours of Ministers?

شری بی رام کشن راؤ یہ سوال نہایت وگ (Vague) ہے کہ اسکا جواب
دینا کسی قدر مشکل ہے تمام ڈپارٹمنٹس کے متعلقہ آر ٹی ڈی اور پولیس میں زیادہ
پٹرول کی کھپت ہے راج پرمکھ کی حد تک جواب یہ ہے کہ (۲۳۰) گیالن پٹرول
دیا گیا ہے نہ کہ دس ہزار گیالن دوسرے جز کا جواب یہ ہے کہ یہ حروف ہی
و گئے ہیں کیونکہ مدت میں نہیں بتلائی گئی کہ کس مد میں منسٹروں کے ٹور کے
سلسلہ میں پٹرول کا خرچ مطلوب ہے اس لیے اس کا جواب نہیں دیا جاسکتا

شری اودھو راؤ پاٹل جب منسٹرس دورہ پر نکلتے ہیں تو کیا وہ پارٹی منسٹرس
و کانگریس آرگنائزیشن کا کام بھی کیا کرتے ہیں؟

مسٹر اسپیکر یہ سوال غیر متعلق ہے

شری جی راجہ رام میرے سوال کے جز ( ) میں میں نے مارچ سے نومبر کی
مدت بتلائی ہے اس مدت میں پٹرول کا کیا خرچہ ہوا؟

شری بی رام کشن راؤ یہ مدت راج پرمکھ سے متعلق ہے منسٹروں کی حد تک
معلوم کرنا ہو تو اوسکے لیے علحدہ نوٹس دینا چاہیے

شری جی راجہ رام راج پرمکھ کو جو پٹرول دیا جاتا ہے وہ پریوی پرس
(Privy purse) میں شامل ہے یا اوس کے علاوہ ہے؟

شری بی رام کشن راؤ یہ الگ ہے صرف لیسنس فیس منسٹر کی دستخط سے
دیے جاتے ہیں

شری جی راجہ رام اسکی قیمت کون ادا کرتا ہے؟

شری بی رام کشن راؤ وہ خود ادا کرتے ہیں

Rail Links to Karimnagar and Nalgonda

*106 (257) *Shri J B Mutyal Rao* (Secunderabad Reserved) Will the hon Chief Minister be pleased to state

(a) Whether the Government had made representation to the Government of India for connecting by rail districts of Karimnagar and Nalgonda with Hyderabad City?

(b) If not do the Government intend to make such representation at least now?

سری بی رام کسن راؤ : پہلے جزو کا جواب نفی میں

دوسرے جزو کا جواب ہے کہ حکومت کے سامنے مسئلہ نہیں ہو

سری جے بی مسالی راؤ کیا آنریبل ممبر بتاسکتے ہیں حکومت نے کیوں نہیں سوچا ؟ (Laughter)

Rayalaseema Relief Fund

*107 (42) *Shri Ankush Rao Venkat Rao* (Partur) Will the hon Chief Minister be pleased to state —

(a) What is the amount of Rayalaseema Relief Fund to be collected in the State?

(b) Whether the Revenue Officers are authorised to collect this fund?

(c) Whether it is a fact that in Partur taluq, Rayala seema Fund is being collected without issuing receipts thereof?

سری بی رام کسن راؤ رئلسیما ریلیف فنڈ کیلئے ۵ لاکھ کا ٹارگٹ (Target)
مقرر کیا گیا تھا اس سلسلہ میں تمام اضلاع سے جو رقم وصول ہوئی اسکی مقدار (۲۰۸۹۶۳)
روپیہ سکہ عثمانیہ اور (۲۰۹) روپیہ (۹) آنے (۳) پائی کلدار ہے جو رقم لوگوں سے
(Donations) کے ذریعہ سے تحصیل میں کلکٹ (Collect) کی گئی ہے
اسکی مقدار (۷۸۲۳) روپے (۹) آنے سکہ عثمانیہ و (۲۲۳۰) روپے (۸) آنے کلدار ہے
یہ رقومات حیدرآباد اسٹیٹ بینک میں جمع ہوئی ہیں

دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ ریوینیو عہدیداروں کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ رائل
سیما فنڈ کے لیے کلکٹ کریں

تیسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ تعلقہ پرتور کی حد تک جو رقومات وصول کی گئیں
ان کے رسائد تحصیل پرتور سے اجرا کیے گئے چلتے کمیٹیوں کی جانب سے جو رقومات
وصول کی گئیں انکا حساب رکھا گیا اور وصول طلب کے رسائد اجرا کیے گئے موضع سنجا
سے ایک شکایت وصول ہوئی تھی اس بارے میں تحصیلدار نے تحقیقات کی اور یہ ثابت
ہوا کہ وصول شدہ رقم میں کوئی غبن نہیں ہوا

سری بی ڈی دیشمکھ کیا یہ صحیح ہے کہ رقم کی وصولی میں تحصیلداروں کی
جانب سے سختی برتی جاتی تھی ؟

شری ٹیکا رام کسن راؤ: سکو ... رقم ... سرکاری غلطی ہے ... سختی
نہیں کہ ... (Persuasion) ہے

(Not Answered)

شری ... راجہ رام: وصول شدہ رقم میں سے کتنی رقم ... سبھا بھیجی گئی؟

(Not Answered)

شری اکوس راؤ: ... سبھا فنڈ جو وصول کیا گیا اسکے لیے رسید کا دیا جانا
ضروری تھا ... لیکن رسیدیں نہیں دیے گئے کیا کوئی ایسا واقعہ ... سرکار کے علم میں
آیا ہے؟

شری ٹیکا رام کسن راؤ: ... ایسی کوئی شکایت نہیں ہے کہ ... زبردستی
رسانا کے ... رقم وصول کی گئی

شری کے ایل ... راؤ: ... آفیسروں کو ... سبھا فنڈ کیلئے
رقم کے وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیا اسکے ساتھ یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ
پرائیویٹ ... (Private Organisations) کی جانب سے جو رقم
وصول کی گئی ہے وہ ... کرلیا جائے؟

شری ٹیکا رام کسن راؤ: ... کرنے کے احکام نہیں دیے گئے کہ ...
... میں سے ... تھا کہ ... کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو تمام ...
(Consolidated Amounts) ... میں ... وصول ...
... رقم کو (Collect) کی ...
اس میں سے کچھ رقم ... گئی ... رقم ... ہے

شری ... راؤ دیشمکھ (گنگا کھیڑ): کیا ... طور پر ... جمع
کرنے ... سب کمیٹیوں (Sub Committees) فارم (Form) ... کے ذریعہ انکی
جانب سے رقم وصول کی گئی ہے؟

شری ... رام کشن راؤ: کوئی ایسی ہدایت نہیں کی گئی ... کسان
... کر کے رقم جمع کی ہے ... ڈسکرپشن پر موقوف تھا کہ وہ ... دیگر
رقم وصول کریں یا کسی فارم کر کے ... رقم وصول کریں

شری ... راؤ دیشمکھ: کیا یہ صحیح ہے کہ رقم زبردستی وصول کی گئی؟

شری ... رام کشن راؤ: یہ بالکل غلط ہے۔

شری کے ایل ... راؤ: کیا ... جانتے ہیں کہ ... کسان سبھا
کی ... جو ... وصول کی گئی ... ( ) ... کرلیے گئے؟

شری بی رام کسن راؤ کہاں سمجھا ہے کہ جو ٹیکس لگائی گئی ہیں کہ جو ان کے سٹس
داخل کیے جاتے ہیں ضبط کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا

شری جی راجہ رام کیا اس کام کیلئے کوئی سرکاری کمیٹی مقرر کی گئی ہے یا
گورنمنٹ نے اسکو اپنے طور پر انجام دیا ؟

شری بی رام کسن راؤ اسکے لیے مری صدارت میں ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی
جس نے ایک سرکاری کمیٹی مقرر کی اس کے ذریعہ یہ کام کیا گیا ہے

شری جی راجہ رام کیا اس کمیٹی میں غیر سرکاری ممبرس (Non official
Members) بھی تھے ؟

شری بی رام کسن راؤ سب سرکاری تھے

ایک آنریبل ممبر جب منسٹر صاحب نے ۵ لاکھ روپے جمع کرنے کا وعدہ
کیا تھا کیا وہ پورا ہوگیا ؟

شری بی رام کسن راؤ میں نے ہاوس کے سامنے ٹیکس بتادیے ہیں

Paham Patrika

*108 (41) *Shri Ankush Rao Venkat Rao* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(a) Whether Pahani Patriks showing possession of land are filed by Patwaris in Tahsil Offices annually?

(b) If so whether Partur Tahsil Office has received all the Pahani Patriks for the year 1951-52?

(c) Whether it is a fact that many protected tenants are being evicted from their lands by reason of wrong entries in Pahani Patriks?

(d) How many such cases are pending?

(e) Whether the Government intend to take speedy action to remedy such defects?

شری بی رام کسن راؤ جزو (اے) کا جواب یہ ہے کہ پہانی پترک کی جس سے
اراضیات کی تفصیل معلوم ہوتی ہے جانچ پڑتال کر کے پٹواری ہر سال تحصیل میں داخل
کرتے ہیں اسمیں زمین کے قبضے کے بارے میں صراحت ہوتی ہے

جزو (بی) کا جواب یہ ہے کہ پرتور تحصیل کے جملہ (۹۶) مواضعات میں سے
(۹۴) مواضعات کے پہانی پترک تحصیل میں وصول ہوئے ہیں بقیہ دو مواضعات کے
پہانی پترک کی جب ولیج آفیسرس رجسٹری کر کے آؤں تب یہ داخل کرائے جارہے ہیں
میرا خیال ہے کہ ان مواضعات کے بھی پہانی پترک جلد آجائیں گے

جز (سی) کا جواب یہ ہے کہ تحصیلداروں کی دوسرے بن کوئی ... میں ...
حسمس ہای سرلے میں غلط درج کرنے کے سبب کولسد سے وکس کیا گیا ہو

جز (ڈی) کا جواب یہ ہے کہ لسٹ لارڈ کی جانب سے غلط ... کی ...
کسی سبب کے نوکر بن کا کوئی کمرسسن نہیں ہو

جز (ای) کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا اگر کوئی کس
اطلاع ہو میں ... کس (Action) لیا جائیگا

سری اکوس راؤ ہائی سرلے وصول کیوں داخل نہیں ہوتے؟ ناصر کا کیا ...
ہے؟

سری وی رام کشن راؤ ناصر کا سبب یہ ہے کہ وقیع آمد میں سستی کرتے ہیں

سری اماسی راؤ گوا ... اگر روپے ہائی سرلے وصول نہ ہوں تو ... میں غلط
اند اجات کے ہونے کا امکان ہوتا ہے ... رجسٹر کی اہمیت کا ... آرمل ... کو
اند رجہ کہ محصہ کا د دوسلہ ران ہی رجسٹر ... ہوتا ہے

سری وی رام کشن راؤ یہ صحیح ہے کہ ہائی سرلے کے ... ہوتا ...
کا ذمہ دار ہوتا ہے اسی وجہ سے اسٹی کے ساتھ ہائی سرلے کے داخل کرنے پر اصرار کیا
جاتا ہے ... کبھی سستی ہو ... غلطی کی جائے تو صحیح کی جاتی ہے

سری اسب ... کیا انریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ ... ہائی سرلے کے جانے
میں رکھے ہیں؟

سری وی رام کشن راؤ ممکن ہے لیکن جہاں غلطی پائی جائے وہاں اسٹ
(Step) لیا جاتا ہے

سری گوپی ڈی گنگا ریڈی ... کی سستی کا علاج کرنے کیلئے حکومت کیا
سوچ رہی ہے؟

مسٹر اسپیکر حکومت اس سلسلہ میں سختی نوکر رہی ہے اور ... نہی
کوئی رہیگی

Civil Hospital Karimnagar

*109 (854A) *Shri Ch Venkat Rama Rao* (Karimnagar) Will the hon Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state

(a) What are the total receipts from in patient wards in Karimnagar Civil Hospital during each month of the year 1952?

(b) What is the total expenditure incurred on this hospital during this year?

منسٹر پبلک ہیلتھ میڈیکل اینڈ اجوکیشن (شری پھول چند گاندھی) کریم نگر ہاسپٹل میں کوئی ایسا اسپیشل وارڈ (In-patient Ward) نہیں ہے جس کی فیس لیجاتی ہو

دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ جنوری تا اکٹوبر سنہ ۱۹۵۲ء تک کریم نگر ہاسپٹل میں (۳۰۰۵۲۴) روپیے (۱) آنے (۲) پائی سکہ عثمانیہ اور (۵۸۳۰) روپیے (۲) آنے کلدار کا خرچہ ہوا سال کا اوسط خرچہ (۵۹۸۶۰) روپے ہے

شری وی سنکٹ رام راؤ کیا یہ صحیح ہے کہ کریم نگر کے دواخانہ میں دس چھوٹے چھوٹے وارڈس ہیں جہاں فی وارڈ دو روپیہ روزانہ لیا جاتا ہے ؟

شری پھول چند گاندھی میں نے ابھی جواب دیا کہ وہاں کوئی رقم وصول نہیں کیجاتی ۔

College for Karimnagar

*110 (855) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state

(a) Whether there is any proposal before the Government to start a College in Karimnagar district?

(b) Whether Government have received any representations from the people of Karimnagar in this regard?

(c) What is the total number of high school students and especially students of 10th Class in Karimnagar District?

شری پھول چند گاندھی (اے) ضلع کریم نگر میں کالج قائم کرنیکا کوئی پروپوزل (Proposal) نہیں ہے

(بی) عثمانیہ یونیورسٹی کے رجسٹرار نے اطلاع دی ہے کہ کریم نگر اسٹوڈنٹس یونین کی طرف سے وہاں کالج قائم کرنے کیلئے استدعا کیگئی ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اورنگ آباد انٹر کالج کو اگر بند کیا جارہا ہے تو اسکو کریم نگر میں منتقل (Shift) کیا جائے ۔ لیکن اورنگ آباد میں بند کرنے یا وہاں سے منتقل کرنے کا خیال ترک کردیا گیا ہے اسلئے کریم نگر میں کوئی کالج قائم نہیں کیا جائیگا ۔ اسی قسم کی ایک درخواست اصغر کنٹی کارپوریشن میں بھی وصول ہوئی ہے ۔ لیکن اسکا بھی وہی نتیجہ نکلا جو اوپر بیان کیا گیا ۔

(سی) کریم نگر میں ۳ ہائی اسکولس کریم نگر، جگتیال اور منتھنی میں واقع ہیں ان تین ہائی اسکولس کے اعلیٰ جماعتوں میں آٹھویں، نویں اور دسویں جماعتوں میں پڑھنے والے طالب علموں کی تعداد (۹۳) ہے ان تین ہائی اسکولس کے علاوہ حسب ذیل اسکولس میں بھی دسویں کلاس کھولنے کی اجازت دی گئی ہے ان ہائی اسکولس میں ودیارتھیوں (विद्यार्थियों) کی تعداد حسب ذیل ہے

کریم نگر	۷۶	میٹپلی	۳۱
جگتیال	۲۷	حضورآباد	۲۹
منتھنی	۲۳	کورٹلہ	۱۸
		پداپلی	۳
		جملہ	۳۳۰

Text Books for Schools

*111 (292) *Shri Jai Ram Reddy* (Narsapur) Will the hon Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state —

(*a*) Whether different text-books have been prescribed for each district of the State? If so, why?

(*b*) Whether the Government are aware of the difficulties caused to the students of one District to get admission into schools of a different district during the educational term, due to variation of books?

(*c*) If so, whether Government intend to take any action in the matter?

(*d*) Whether text-books are changed every year, if so why?

(*e*) Whether it is a fact that books were changed once in three years till five years ago If so, why has that procedure been abandoned now?

شری پھول چند گاندھی:- ایک زمانہ تھا جبکہ حیدرآباد کیلئے علحدہ علحدہ کتابیں مقرر کی جاتی تھیں اور اسے تین زونس (Zones) تھے۔ ہر زون کیلئے علحدہ ٹکسٹ بکس (Text-Books) کیلئے نہیں تھا بلکہ صرف لنگویجس کے لیے محدود تھا۔ اب زونل سسٹم قطعاً بند کردیا گیا ہے جسکا اعلان گورنمنٹ کی طرف سے ہوچکا ہے۔

(بی) ہاں۔

(سی) جیسا کہ اوپر (اے) کے جواب میں بیان کیا گیا زونل سسٹم ختم کر دیا گیا ہے

(ڈی) ہاں پہلے ایسا کیا جاتا تھا لیکن اب ٹکسٹ بکس دس سال تک وہی رہسکے ایسا ملحوظ کیا جائیگا

(ای) ہر کلاس کیلئے جو ٹکسٹ بکس مقرر کیے جاتے ہیں وہ دو سال تک قائم رکھنے کیلئے پالیسی ہے کی اس گورنمنٹ کے گشتی نمبر ۔ مورخہ نومبر سنہ ۱۹ ع ملاحظہ فرمایا جائے

سری وامن راؤ دیشمکھ (موبی ناد خام) کیا یہ صحیح ہے کہ ان لوگوں کی خاص پسند کا لحاظ رکھا جاتا ہے جو اپنی کتابیں ٹکسٹ بکس بنانے کی غرض سے کمیٹی ڈپارٹمنٹ کو بھیجتے ہیں ؟

سری پھول چند گاندھی یہ صحیح نہیں ہے کہ ایسا کیا جاتا ہے کہ جو لوگ ٹکسٹ بکس کیلئے مسودے پیش کرتے ہیں ان میں سے کس لحاظ سے ان کو ترجیح دی جائے جو معیاری سمجھی جاتی ہے

سری رنگ راؤ دیشمکھ کیا ہم سکتے ہیں کہ کسی خاص کمیٹی کی (Recommendation) کی ضرورت ہوتی ہے ؟

سری پھول چند گاندھی اس کے لیے مفصل جواب دینے کی ضرورت ہے پہلے کتابیں منگوائی جاتی ہیں اس کے بعد کتابیں ریویورس (Reviewers) کے پاس بھیجی جاتی ہیں اور ان کے ویوز (Views) ٹکسٹ بک سب کمیٹی کے پاس بھیجے جاتے ہیں وہ سب کمیٹی (Sub-Committee) ٹکسٹ بکس کمیٹی کے پاس بھیجتی ہے جو گورنمنٹ منظور کرتی ہے

سری بی ہنمنت راؤ (ملنگ) اس کی منظوری لی جاتی ہے ؟

سری پھول چند گاندھی نوٹس ملنے کے بعد ہی اس کا جواب دیا جاسکیگا

High Sc ools

*112 (262) *Shri Udhav Rao Patil* W ll the hon Ministe for Public Health Medical and Education be pleased to state

What is the numbe of full fledged Government High Schools in the State?

سری پھول چند گاندھی ہوتے ہیں جن میں ملحقہ گورنمنٹ ہائی اسکولس (Full fledged Govt H gh Schools) ہیں جن میں سے ۵۰ لڑکوں کے اور ۲ لڑکیوں کے لیے ہیں

Mr Speake Next q estion Shri Udhav Rao Patil

118 (262A) *Sl r Udhav Rao Pat l* Will the hon M ster for Pul lic Health Medical and Edı cat on be ı lease l to state

W hat is the n mber of full fledged Government Aided H gh Schools n Hyderabad State?

سری پھول ـ د گاندھی سب میں ما مد ی سکی میں
هیں من میں ہے کون کے و ہ کبوں کے هیں

H S C Examinees

114 (262B) *Shri Udl av Rao Patil* Will the hon Minister fo Publ c Health Medical and Education be pleased to state

What is the number of studei ts who were sent up by the Gove nment High Schools for H S C Examinat on of 1952?

سری پھول چند گاندھی گو منٹ هائی سکوس سے (ہ) می (निवारिद)
امتحان کے لیے بھیجے گیے تھے

مری ہی همب ر و من سے کیے طلبا باس هوے

سری پھول چند گاندھی می ے و ب بھی کہ سکی مه ما وں میں
شایع هو ے

La ghter)

115 (262C) *Shri Udl av Rao Patil* Will the hon M n ster for Public Health Med cal and Education be pleased to state

What is he number of students who were sent by the Government Aided High Schools for H S C Examination of 1952?

سری پھول ـ د گاندھی مد ی هی سکوس سے(و) و ما بھی سه ه و ع
کے امتحان کے لیے بھیجے گیے تھے

Percentage of Passes

*116 (262D) *Shri Udhav Rao Patil* Will the hon Min ster for Public Health Medical and Education be pleased to state

What s the percentage of students that passed from the Government High Schools?

سری بهول چند گاندهی کا ی هاں سکولوں ورد هی ایس هونے کا
فیصد فیصد تها

117 (262E) *Shri Udhav Rao Patil* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

What is the percentage of H S C results in the Government Aided High Schools in the year 1952?

سری بهول چند گاندهی مددی هاں اسکولوں سے جو هی ۸ ۱۹۵۲ ع
میں پاس هونے کا حصہ ۳٦ فیصد تها

سری هی سست راؤ مددی هاں سکولوں کا حصہ ۳ ۳٦ فیصد او کا ی
هاں سکولوں کا حصہ ۳۸ فیصد ہے حصہ کے اس فرق کو دور کرنے کے لے حکومت
کیا سوچ رهی ہے؟ کیا مددی سکولوں کو حکومت کے هاں اسکولوں سے زیادہ
(Efficient) هونے هیں؟

سری بهول چند گاندهی بات یہ ہے کہ میں نے یہ فگرس (Figures)
لیکر ورک آوٹ (work out) کیا ہے گورنمنٹ هاں سکولوں کے
پرسنٹیج آف پاسس (Percentage of Passes) کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ امدادی
هاں سکولوں میں گورنمنٹ کے هاں سکولوں کے مقابلہ میں ودهیارتهیوں کی تعداد کم
هوتی ہے سکولوں کے منیجروں کی پرسنل انٹرسٹ (Personal interest) لگا
طلبا کو پڑهانے میں زیادہ مفید هوتی ہے ساتھ میں سمجهتا هوں ان کی راہ پر
پرسنٹیج میں کمی کی وجہ هو سکتی ہے اسکو دور کرنے کے لیے هم زیادہ مدد سے کھول رہے
هیں تاکہ زیادہ کلاسیں هوں اور وہ اچهی طرح دیکھ سکیں اس سے یہ فرق دور
هو جائیگا اور سرکاری سکولوں بهی ویسے هی ایفیشنٹ هو جاسکیں

سری ادهو راؤ پٹیل نتائج کا لحاظ کرتے هوئے کیا گورنمنٹ کا خیال ہے کہ
ایڈڈ هائی اسکولس (Aided High Schools) کی امداد بڑهائی جائے؟

سری بهول چند گاندهی جی نہیں

*118 (262F) *Shri Udhav Rao Patil* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

What is the percentage of successful candidates in H S C Examination in Government High Schools and Private High Schools in 1950 51?

سری بهول چند گاندهی ۱۹۵۰ ع ۱۹۵۱ع میں گورنمنٹ اور مددی هاں سکولوں
کے رزلٹس (Results) بالترتیب ۸ ۴۳ فیصد اور ۴ ٦۰ فیصد هیں

سری دھور و ناںل کیا ہے و ن + نا بھی وھی نری ہے
سری بھول حند گاندھی ب سی ہوگی ہے سلے ہعہ دعمد ہوگیا ہے

Education Department s Report

*119 (262G) *Shri Udhav Rao Patil* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

Whether the Education Department has pu bl shed ts report for the year 1950 51?

سری بھول حند گاندھی اعو ن ڈ سکی وت سـ ۱۹۰ ع
(Hyderabad Annual Admin stration مید آ و ل ڈ مر ن وت
Report) ن سایع ہ کی ہے ل مر ویے ملاحظه و سکیے ہیں

سری ادھو راؤ ناںل کہ ہر سال سی وت ہوی ہے ؟
سری بھول حند گاندھی ھاں

Opening of a Hospital

*120 (128) *Shri Srinivas Rao* (Dichpalli) Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

(a) Whether the Government propose to open a hospital in Nevipet town Nizamabad taluq?

(b) If so when?

سری بھول حند گاندھی ہاں ہ ع ط ہ
سری داجی سنگر (ع ڈانا) سا ہ کہ ڈپٹی کلکٹر سی یا گورنمنٹ کو ہیہ ہاے کیا ہ صحیح ہے ؟
مسٹر اسپیکر ہ سوال کس طرح ہ ہو ہے ؟
سری جی راجہ رام کیا ہ صحیح ہے
سری بھول حند گاندھی مجھے اس کا علم نہیں

Shri G Rajaram Is it a fact that the Deputy Collector of Nizamabad is privately collecting funds for the construction of this hospital?

Shri Phoolchand Gandhi I have no knowledge of that

Mr Speaker How can he go to Nizamabad and

Shri G Rajaram Because this town is in Nizamabad Division and the Deputy Collector

Mr Speaker Order, Order, let us proceed to next Question —

Medical Boxes in Districts

*121 (165A) *Shri Sripatrao Kadam* (Bhir) Will the hon Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state

Whether it is a fact that the Medical Boxes sent to districts, particularly to Bhir within the last six months did not contain any medicine?

شری پھول چند گاندھی - مجھے اسکی کوئی اطلاع نہیں ہے -

شری بی - ہمنت راؤ - باکس میں کسی قسم کی دوائیں ہوتی ہیں ؟

شری پھول چند گاندھی - ڈیڑھ سو روپے دو سو کی قسم کی دوائیں ہوتی ہیں -

Unemployment Insurance Scheme

*122 (258) *Shri J B Mutyal Rao* Will the hon Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning be pleased to state

(*a*) Whether the State Government has made any representation to the Government of India, regarding introduction of Unemployment Insurance Scheme in any of the Industrial areas of Hyderabad ?

(*b*) If not, whether the Government has any such scheme under contemplation ?

(*c*) If so, what are its details ?

The Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning (Shri V B Raju)

(*a*) No

(*b*) Nil

(*c*) Does not arise

(Questions Received After 16-9-1952)

Protected Tenants

*15 (765) *Shri Udhav Rao Patil* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state

(*a*) The number of applications received from the

protected tenants in Osmanabad district for purchase of lands, since 10th June, 1950 ?

(*b*) How many applications have been granted ?

شری کے وی رام کشن راؤ - ۱۰ جون سنہ ۱۹۵۰ع کے بعد سے ایک عثمان آباد ضلع
سے پروٹکٹڈ ٹننٹس (Protected Tenants) کی جانب سے ۵۰۴ درخواستیں
موصول ہوئی ہیں جو زمین خریدنے کے بارے میں بھی وصول ہوئیں - یہ تمام درخواستیں منظور کی گئی ہیں -

C I B Blocks

*16 (685) *Shri M S Rajalingam* (Warangal) Will the hon Minister for Local Self-Government be pleased to state

The number of persons who have been evicted from C I B Blocks on the ground that they have their own houses in the Hyderabad City ?

لوکل سلف گورنمنٹ منسٹر (شری انا راؤ گنمکھی) - اگر ذاتی مکانات ہوں تو
ضابطہ پر سی - آئی - بی کوارٹرز سے نکال دیا گیا ہے -

Shri M S Rajalingam Is it a fact that evictions have now been stopped, and, if so, the reasons for it ?

Shri Anna Rao Ganamukhi Evictions have not been stopped and every case is being examined on its own merits

Missing of 16 M M Projector

*17 (686) *Shri M S Rajalingam* Will the hon Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning be pleased to state

The results of enquiry made by Government regarding the missing of 16 m.m projector of the Information Department which the hon Minister promised to place before the House ?

Shri V B Raju As a result of the enquiry made into this affair, an officer of the Department of Information and Public Relations was found to be responsible for the loss of this Government property It was therefore decided to recover the cost of the article from the Officer

Five-Year Plan.

*18 (687) *Shri M S Rajalingam* Will the hon Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning be pleased to state

(*a*) Whether detailed plan for each district with regard to the different Development Programmes

relating to the Five-Year Plan have been prepared?

(b) Do the Government intend publishing them for public information?

(c) Is there any proposal before the Government to get the work of Community projects done through Constructive Workers of eminence just as in Madras under the supervision of the Government with neccessary financial and technical aid?

(d) What are the salaries paid to those undergoing training as Village Level Workers? Are they in conformity with the advertisement issued by the Government in this connection?

Shri V B Raju (a) & (b) The detailed plans with regard to different development programmes relating to the Five-Year Plan for each district are under preparation As soon as they are ready, they will be published for public information

(c) No such proposal is before the Government at the moment.

(d) The Village Level Workers are being paid I G Rs. 60 per month during the training period Originally it was intended to pay them Rs 80, but to maintain uniformity in the scales of pay as obtained in other States, this reduction had to be made

Shri M. S Rajalingam Did the Government ascertain whether the funds required to meet the estimated expenditure of the schemes mentioned in the Five-Year Plan have been provided by the concerned Department?

Shri V B Raju Provided *by* the Department or *to* the Department?

Shri M S Rajalingam Provided by the Department?

Shri V B Raju· The Departments do not provide money The Government provides money to the Departments Departments are parts of Government and they execute the programmes with the money provided to them by the Government.

Shri M S Rajalingam My question is, Sir, whether all the estimated expenditure for executing the schemes which have been included in the Five-year Plan as published by the Government of Hyderabad is provided for by the Departments concerned ?

Shri V B. Raju I can just answer him taking his viewpoint. The hon Member means whether the Government has provided the necessary funds to the Departments as have been sanctioned or visualised In the first year plan, all the monies have been provided In the second year plan, only 80 lakhs of rupees could be provided and more than this could not be provided

شری پی لکشمن کونڈا (آصف آباد۔عام) مدراس کی اسکیم کے طور پر نہ سہی
تو کسی اور طور پر سہی کمیونٹی پراجکٹس کے سلسلہ میں پبلک ورکرس سے کام لینے کے
بارے میں کیا گورنمنٹ سوچ رہی ہے ؟

Shri V B Raju I would like to inform the House what exactly has been done in Madras As a matter of fact, in Madras non-official agencies have not been entrusted with the work. Two non-officials have been appointed and from the moment they have been appointed they have become officials. The Government here is considering whether the execution of the programmes can be done by Co-operative organizations in the areas.

Shri M S Rajalingam Are the Government ready to consider the relative merits of this proposal ?

Shri V. B Raju I have already stated that there is no non-official agency but that two persons who have been public workers have been appointed on salary basis. They become officials the moment they have been appointed by the Government.

Shri M S Rajalingam Are the Government ready to appoint a similar personnel here also ?

Shri V B Raju If such personnel are available and if the Government feels that they are fit and if those persons would like to come under the Hyderabad Civil Service Rules losing their non-official character, this will be considered.

Publicity in Razakar Regime

*19 (712) *Shri Syed Hasan* (Hyderabad City) Will the hon Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning be pleased to state

(*a*) Whether and, if so, what amount was paid to Gulam Mohamed Calcuttawala by the Razakar Government for purposes of propaganda and publicity?

(*b*) If so, whether any amount has been subsequently recovered from his property after his escape to Pakistan?

Shri V B. Raju (*a*) A sum of O S Rs. 2,47,500 was paid to him on the following accounts

O S Rs. 1,14,000 for publishing a daily newspaper called the "Telugu Meezan", and

O S. Rs. 1,33,500 for running a News Agency called the Indo-Pakistan News Agency

In return, Mr Calcuttawala agreed to give the above service.

(*b*) As at the time of the scrutiny of accounts it was found that Mr Calcuttawala genuinely spent Rs 67,875 for the publication of the Telugu Meezan, only the balance of Rs 1,80,125 was ultimately claimed from him as he did not later abide by the terms of the contract.

As the Meesan Press, which was all the property left behind by Mr Calcuttawala, was subsequently declared as evacuee property, a claim has been lodged with the Custodian of Evacuee Property for the recovery of the above amount from this property

شری سید حسن - کیا یہ صحیح ہے کہ تلگو اخبار کے سلسلہ میں روزانہ تین سو روپیہ دیے جاتے تھے ؟

Shri V B Raju I require notice.

شری سید حسن - سوال کا پریس کیا ہوا ؟ کس کو دیا گیا ؟

Shri V B Raju As I said, it is with the Custodian of Evacuee Property and the information in my possession is that it has been allotted to a refugee.

شری ایل لکشمن کو نڈا - اس رقم کی مالیت اس قدر ہے کہ اوس سے گورنمنٹ کو رقم واپس مل سکتی ہے ؟

Shri V B Raju The information in the possession of the Government is that the value of the property left behind is worth about 90 lakhs of rupees

شری رنگ راؤ دیسمکھ - کیا یہ صحیح ہے کہ سوال کا بزنس ملاپ کو دیا گیا؟

شری وی - بی راجو - میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں ۔

شری سید حسن - جب سوال ہے کچھ رقم ادا شدنی ہے تو اسکو گورنمنٹ نے اپنے قبضہ میں کیوں نہیں لیا کسٹوڈین کے قبضہ میں کیوں رکھا گیا ؟

Shri V B Raju I think the hon Member has not followed my answer, *viz*, that it has been declared as Evacuee property The moment it is so declared it goes to the Central Government and the State Government has no jurisdiction over it.

Unstarred Questions & Answers

(*Questions Received before* 16-9-1952)

Enquiry into Corruption Cases

*97 (801) *Shri Gangula Bhoomiah* (Metpalli) Will the hon Chief Minister be pleased to state

Whether it is a fact that the Tahsildar of Metpalli insists upon an amount of Rs 800 being deposited before he enquires into any case of corruption complained to him ?

Shri B Ramakrishna Rao It is a fact that in three cases, the Naib Tahsildar of Metpalli obtained a security of Rs 800 in May 1952 from complainants, who demanded the immediate suspension of village officials before enquiry The demand of cash security from the informer of the complaints, alleging malpractices by Government employees, is provided in Circular No 15 dated 17-8-1336 F The amount to be deposited as cash security depends on the nature of the complaint, the status of the complainant and the party complained against. The Full Board of Revenue have recently discussed the question on the demand of security from

complainants and instructions are being issued to Collectors to require reference to them and such cases where cash security is remanded and guide subordinate officers on the merit of each case.

(*Questions Received after* 16-9-1952)

Protected Tenants

15 (763) *Shri Udhav Rao Patil* Will the hon Chief Minister be pleased to state

The number of protected tenants in Osmanabad district ?

Shri B Ramakrishna Rao The number of protected tenants in Osmanabad District is 25,441

Restoration of Tenants

16 (764) *Shri Udhav Rao Patil* Will the hon Chief Minister be pleased to state

The number of tenants to whom lands have been restored under Ordinance No 144 of 1952 in Osmanabad district ?

Shri B Ramakrishna Rao The total number of tenants to whom lands have been restored under the Ordinance is 709

L A. Bill No XXIX of 1952, a bill to amend the Hyderabad Civil Courts Act.

Mr Speaker Let us now proceed to the Legislative work, *viz*, Second Reading of L A Bill No XXIX of 1952 Some amendments to this Bill were received. I think, hon Members have received copies of the amendments

Shri G Hanumanth Rao No

Mr Speaker Probably, the hon Member might not have received them, but other members have received them

Shri A Raja Reddy Mr Speaker, Sir, Before I move the amendment standing in my name, I want to know whether the motion for the Second Reading of the Bill has been adopted.

Mr Speaker Have I not said so? I said the motion for the second Reading of the Bill was adopted

Shri A Raja Reddy The motion for the second reading of the Bill was not adopted.

Shri Jagannath Rao Chanderki The motion was not adopted.

Mr Speaker As per the records, motion for second reading was adopted yesterday

Shri A Raja Reddy Sir, I beg to move

> 'That in clause 2 of the Bill, for the words "two thousand", the following words, namely, "four thousand" be substituted.'

Shri B Ramakrishna Rao I am afraid that copies of the amendments have not been circulated.

Mr Speaker I think most of the hon. Members have received them

Shri B Ramakrishna Rao Neither my colleagues nor myself have received them

Mr Speaker They were kept in the pigeon-holes.

Shri Jagannath Rao Chanderki For the Ministers, along with the agenda of the day, copies of amendments also should be supplied.

Mr Speaker But, the hon Minister should know that the amendments were received in the office today at 12 noon

Motion moved

> That in Clause 2 of the Bill, for the words "two thousand" the following words, namely, "four thousand" be substituted"

Has the hon Member (addressing Shri Raja Reddy) got a copy of the Original Section? Let us see how this fits in there. This itself is an amending Bill and an amendment has been proposed to that amending Bill. We should therefore see how the proposed amendment fits in the original section.

Let the hon Member read the original Section with the amendment proposed to be moved by the Bill itself now, and state what is his amendment to the Amending Bill, so that the point may be made clear to us

Shri A Raja Reddy I simply moved my amendment because there is another amendment of the same kind standing in the name of Shri Narayan Rao Vakil, and I wanted to speak on my amendment after that amendment is also moved

Mr Speaker Unfortunately, I was also not supplied with a copy of the list of amendments Let us take up that amendment also

Shri Narayan Rao Vakil Sir I do not wish to move my amendment

شری اے راج ریڈی اوں بدل جاے د او مدراد کی دعات (۹) او
(۹) اب کی دکھا هوه ں سمجھا هوں ه محور اردن کے میں اس کی کا مالیہوجود
هیں مسوده رم کی دفعہ (۲) ملاحظه فرا ئیں جو ه هے

In Clause 5 of Section 9 of the Hyderabad Civil Courts Act (hereinafter referred to as the said Act) for the words "one thousand" the words 'two thousand' shall be substituted

میں اے او کلاز میں حیرں بہ هر کے ll ں م هرار کے اما رح ے کی رقم
کی هے ماوں کا او س کلاز (Original Clause) (٥) سکس (۹) یه هے -

"the Court of the Munsiff or Additional Munsiff with Jurisdiction up to rupees one thousand"

اس لحاظ سے مسوده رم کا منشا ه یا که اب تک عدالت هائے منصفی و ایک هرار
کی مالیت کے مقدمات کی ساعت کا جو اختیار هے اوسکو دو هرار کیا جائے ۔ معزز ممبر
احارح کا منشا یہی هے ں ے جو رم اس مسوده برم میں پیش کی هے اس کا منشاء
یه هے که ایک هرار سے دو هرار کی جائے ایک هرار سے چار هرار مالیت کے
مقدمات کی سماعت کا اختیار عدالت منصفی کو دیا جائے جو رقم میں نے پیش کی
هے اور معزز ممبرین کو معلوم هے که اس بل کی فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر بھی میں نے

امر اسی خیال کا اظہار کیا تھا ممکن ہے اس مسئلے میں دوسرے صلاح سے بھی نمائندگی (Representation) ہو لیکن میں نے سمجھ کر یہ کہ حدتک یہ عرض کروں گا کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں ہند کے قانون کے نفاذ سے قانون عدالت‌ہائے دیوانی حیدرآباد میں جو ترمیم ہوئی ہے اسکے تحت منصف کو ایک ہزار روپیے تک اختیار سماعت ہے سب جج کو ۲ ہزار تک اختیار سماعت دیا گیا ہے ڈسٹرکٹ جج کو غیر محدود اختیارات ہیں کریمنل سائڈ (Criminal Side) میں اسی سسٹم کے مساوی اختیار دیا گیا ہے ضابطہ فوجداری کی دفعہ (۳) کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مزید اختیارات دینے کا اختیار گورنمنٹ کو ہے اسکے تحت حکومت نے ایسے جرائم کو چھوڑ کر جن کی سزا موت ہے ان جرائم کی سماعت اور ... کے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دیئے ہیں ایک طرف تو ایک ہزار سے زیادہ کے دیوانی مقدمات سب جج کے پاس آتے ہیں دوسری طرف فوجداری اختیار وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اختیار رکھتے ہیں نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہاں بہت سے مقدمات رجوع ہونے میں پہلے کچھ مقدمات ابتدائی منصفی میں مقدمات ہو کر سیشن میں کمٹ (Commit) ہوتے تھے لیکن اب ایسا ہونے سے سب جج کے پاس کام بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اور میں یہ کہوں تو بیجا نہ ہوگا کہ وہاں مقدمات پڑے ہیں اسکی وجہ عرض یہ ہے کہ ہند کا قانون نافذ ہونے کے بعد سب جج کے اختیارات فوجداری بڑھا دیئے گئے ہیں اسلئے یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ منصفوں کے اختیارات کو بڑھایا جانا چاہیئے۔ یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ منصفی ایک ہزار کا اختیار سماعت رکھنے کے باوجود بھی دو ہزار کے مقدمات کی سماعت کرتے ہیں وہ اس طرح کہ دفعہ (۹) کے آخر میں جو پراوایزو (Proviso) رکھا گیا ہے اسکے لحاظ سے ان کو اختیار سماعت ... ہوتی ہے اس لحاظ سے اس بل کے پاس ہونے کی صورت میں بھی ان کا اختیار جوں کا توں رہتا ہے اور اس بل کے آنے سے عوام اور وکلا صاحبان کی مانگ پوری نہیں ہوسکتی اس سلسلے میں ہمیں یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ سب جج کا مستقر ضلع ہوتا ہے۔ ایک ہزار یا دو ہزار کے اوپر کے مقدمات کے لئے رعایا کو لازماً ضلع کے مستقر پر آنا جانا پڑتا ہے جہاں جو وکلا صاحبان ہیں وہ جانتے ہیں کہ موکلین کو مقدمات کے سلسلے میں بار بار ضلع تک آنا جانا پڑتا ہے گواہوں کو ضلع تک لانا لیجانا پڑتا ہے مرافعہ میں یہ بات نہیں ہوتی اخراجات وکیل صاحب کو دینے پڑتے ہیں وہ بھی سب کچھ کرلیتے ہیں لیکن ابتدائی مقدمات کے وقت ضلع آنا پڑتا ہے۔ ہمیں ان امور کو بھی پیش نظر رکھنا ہے۔

ایک اور نکتہ جو ہمیں ۲ ہزار کا اختیار منصفوں کو دینے کے بارے میں پیش نظر رکھنا چاہیئے وہ قابلیت سے متعلق ہے جہاں تک میرا اندازہ اور علم ہے عدالت ہائے منصفی جو میں منصف ہیں وہ فرسٹ کلاس مجسٹریٹس ہیں۔ ڈسٹرکٹ جج عام طور پر مجسٹریٹ درجہ اول کے کیڈر (Cadre) کے ہی ہوتے ہیں۔

البتہ ممکن ہے یہ منصفین کی حد تک نہ صحیح ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ دو ہزار کا اختیار سماعت رکھیں و چار ہزار تک رکھیں دونوں صورتوں میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ ہمارے منصفین کا جو معیار قابلیت اور کام ہے وہ ایسی ہی ہے جس میں اختیار دینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے اور نہ اس سے کسی قسم کی ناانصافی کا موقع ہوگا اس لیے میں یہ چاہتے ہو دو ہزار کے چار ہزار کا اختیار سماعت منصفین کو دے کے بارے میں ترمیم دی گئی ہے۔ عدالت منصفی کے بعد اس کے مرافعہ کا اختیار سماعت ڈسٹرکٹ جج کو حاصل ہے جو سب جج کے مرافعہ ڈسٹرکٹ جج ہی سنتے ہیں۔ البتہ ڈسٹرکٹ جج کو مرافعہ کی حد تک اختیار سماعت ... ہزار تک ہے دیگر صورتوں میں اختیار سماعت مرافعہ عدالت العالیہ کو حاصل ہے۔ اس وجہ سے اس کا حق مرافعہ ڈسٹرکٹ جج کو ہوتا ہے کیونکہ جب پانچ ہزار تک ہو تو اس کا مرافعہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس ہوسکتا ہے بصورت دیگر عدالت العالیہ ... ہزار تک اختیار سماعت دے ... میں کہونگا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

بہر حال میری ترمیم کا منشاء یہ ہے کہ دفعہ ۸ مرو سے اہل غرض کو سہولت حاصل ہو اور وکلاء کو بھی سہولت ہو میں یہ کہونگا کہ ہر طریقے سے یہ ترمیم مناسب ہے مجھے امید ہے کہ معزز ایوان اس کو منظور کریگا۔

مسٹر اسپیکر میں وصاحب ... پڑھتا ہوں ... مسٹر کی ترمیم کا منشا یہ ہے کہ ... اصل بل کے سکشن (۹) کلاز (۸) میں

"The Court of the Munsiff or Additional Munsiff with Jurisdiction up to rupees one thousand"

میں ( ) کا جو منگر رکھا گیا ہے اسکو (۲) بنایا جائے جس سے یہ عبارت اس طرح ہوجائے گی

The Court of the Munsiff or Additional Munsiff with Jurisdiction up to rupees four thousand

یہی آنریبل ممبر کا منشا ہے

لالہ اللہ ملت منسٹر (مسٹر جگناتھ راؤ چندرکی) مسٹر اسپیکر، سر جو ترمیم پیش کی ہے میں کہونگا کہ وہ اس قانون میں نہیں جچتی اس لیے کہ ہماری ریاست میں جیسے منصفین ہیں ان میں سے صرف چند ایسے ہیں جنکا اختیار سماعت ایک ہزار ہے یہ دو ہزار میں تبدیل کرنے کے لیے یہ بل پیش ہوا ہے اس پر جو ترمیم پیش ہوئی ہے اگر اسکو منظور کیا جائے تو یہ صرف انہی پر لاگو ہوگی جنکا اختیار سماعت ایک ہزار ہے اور انہیں (۴) ہزار کا اختیار سماعت حاصل ہو جائیگا یہ کیسے درست ہوسکتا ہے ایسے منصفین جنکا اختیار سماعت ایک ہزار ہے انکی تعداد ریاست بھر میں بہت کم ہے ... یا زیادہ سے زیادہ ... کی تعداد میں ہیں دوسرے

منصفی ہے کہ خود مدعی جس کرنے والے مصر ہے پراویزو (Proviso)
پڑھکر ملا کا حسار سماعت رکھتے ہیں اس لحاظ سے صرف ایک ہزار کا
حسار سماعت رکھنے والے منصفی کو ( ) کا حسار سماعت دے دینا ٹھیک نہیں ہوسکتا

دوسری طرح اس بارے میں عرض کرونگا کہ گو کہ خود منصفی کو
( ) کا حسار سماعت دینے کی سب سے موجہ تھا اس سلسلے میں دو باتیں بیان کی
جاسکتی ہیں ایک تو یہ کہ افیشینسی (Efficiency) دیکھی جائے دوسرے
یہ کہ منصفیوں میں کام کی کیا مقدار ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہاں کام زیادہ
ہو جانے کی وجہ سے کام کو مناسب کرنے کے لئے منصفی میں کام کا اضافہ کیا جاتا ہے
اس سلسلے میں میں گورنمنٹ کے نقطہ نظر کی وضاحت کرونگا ہائی کورٹ کے یہ احکام
ہیں کہ اگر کسی منصفی میں مرجوعہ ( ) سے کم ہو تو وہاں دو منصفان ایک منصف
مجسٹریٹ کے تحت کردیتی ہیں افیشینسی کے لحاظ سے بھی یہ ضروری ہے گورنمنٹ
کو اکانمی (Economy) اور فائدہ کے نقطہ نظر مساوی طور پر کام تقسیم
کرنا پڑتا ہے اس لحاظ سے ہائیکورٹ نے یہ عمل اختیار کیا ہے

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ منصفی کو ( ) کا اختیار سماعت کیوں نہ دیا
جائے جبکہ انکی افیشینسی بڑھی ہوئی ہے میں مانتا ہوں کہ ہمارے پاس لا گریجویٹس
منصف کے عہدہ پر مقرر کیے جاتے ہیں مگر انکی افیشینسی ایسی نہیں ہوتی کہ وہ پیچیدہ
مقدمات کا صحیح طور پر فیصلہ کرسکیں اسلئے یہ ضروری ہے کہ ایسے کامپلیکیٹیڈ کیسس
(Complicated Cases) کی سماعت ایکسپیرینسڈ (Experienced)
حاکم کے پاس ہو سے مقدمات کی مالیتی وسعت مختلف ہوتی ہے اسلئے حکومت
اکسپیرینس کے لحاظ سے جہاں کامپلیکیٹیڈ کیسس پیدا ہو رہے ہیں انہیں دور کرنے
اور انصاف کو بڑھانے کےلیے ایسا کرنا چاہتی ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کہنا
کہ جہاں دو ہزار کے اختیارات ہیں انہیں چار ہزار کردیا جائے درست نہیں ہوگا کیونکہ
سوال مالیتی چار ہزار روپیہ کا نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ پر انصاف
کے لحاظ سے جو پرنسپلس سلکٹ کیے جاتے ہیں اور منصفی کا جو اسٹینڈرڈ ہے اس کے لحاظ
سے غور کیا جائے کیونکہ موجودہ صورت میں ہمارے قانون میں کچھ کمی ہو اس میں ہیں
جنکو دور کرنا ہے ورنہ ہمیں کوئی خوشی نہیں ہے کہ صرف دو ہزار تک ہی اختیارات
دیے جائیں اس ضمن میں دوسرا سوال حل معاملہ اشخاص کا پیدا ہوتا ہے اس میں
دیکھنا یہ ہے کہ ان کے لیے پہلے کی نسبت سہولتیں بڑھائی گئی ہیں یا نہیں - اس کا
لحاظ اس طرح کیا گیا ہے کہ پہلے چار ضلعوں کےلیے ایک عدالت تھی لیکن حکومت
نے لوگوں کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عدالت کی نظم بدل ڈالی ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ کو ہر سال دیکھنا او اس سے بڑھکر سرادھی کے اختیارات حاصل ہیں لیکن ابتدائی
کیسس پہلے مجسٹریٹ کے پاس نہیں جاتے تھے ان کی سماعت ہ سب کمیٹنگ کیس کے
منصفی میں ہوتی تھی اور پھر اضافہ ہ عرب دوسری عدالت میں - اس طرح دو مرتبہ

ایک ہی بندہ میں مقدمات ہوتی تھی جس سے ہر معاملہ کو مالی نقصان ہوا تھا جسکو روکنے کے لیے اب اس دوہل سسٹم (Dual system) کو ختم کردیا گیا ہے اور اختیارات ڈسٹرکٹ منصف کو دیے گیے ہیں اسکے علاوہ یہ بھی دیکھا جائیگا کہ اگر کام بڑھتا ہے اور اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ کام پڑا ہوا رہتا ہے، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض جگہ کورٹس میں کام زیادہ ہوتا ہے تو اس سے نمٹنے کے لیے اڈیشنل کورٹس قائم کیے جاتے ہیں یہ کہنا کہ کام پڑا رہتا ہے۔ کام پڑا رہتا ہے صحیح نہیں ہے بلکہ حکومت اس کے لیے ضروری تدابیر اختیار کر رہی ہے اسلیے میرے دوست علم دوست اس امینڈمنٹ کو منظور فرمالیں تو یہ شکایت بھی دور ہوسکتی ہے۔ حکومت اس سے واقف ہے کہ کہیں کہیں کام زیادہ ہی ہے لیکن موجودہ حالات میں نمٹنے کے لیے جو انتظامات کیے جاسکتے ہیں کیے جا رہے ہیں چنانچہ اس وقت بھی ایک مجسٹریٹ جہاں کہ ہر موقعہ کم ہے تین دن کام کرتا ہے اور دوسری جگہ جہاں کام زیادہ ہے ہفتہ میں تین دن وہاں جاکر کام کرتا ہے لیکن اس طرح کے انتظامات سے جو مشکلات پیدا ہو رہی ہیں ان پر بھی حکومت کو دھیان دینا پڑ رہا ہے اسلیے میں عرض کرونگا کہ جو سسٹم اس وقت ہمارے ہاں ہے وہ غیر مناسب نہیں ہے البتہ اس سلسلہ میں یہ میں بھی عرض کردینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ ناندیڑ وغیرہ کے جو علاقہ جات ہیں وہاں جب سے منصف لیے گیے تو انہیں ایک ہزار کی حدتک ہی اختیارات دئیے گئے اس مرتبہ کے بعد یہ اندازہ ہوسکا کہ اب وہاں بھی جائے ایک ہزار کے دو ہزار تک اختیارات دیے جائیں ۔ لہذا میں یہ عرض کرونگا کہ جو ترمیمات گورنمنٹ کی جانب سے لائی گئی ہیں ان میں رد و بدل کیے بغیر ان کو منظور کرلیا جائے تو اچھا ([illegible]) ہوگا۔

شری گوپال راؤ ایکبوٹے مسٹر اسپیکر حیدرآباد سول کورٹس امینڈمنٹ بل جو اس وقت ہاوز کے سامنے ہے اس میں صرف دو دفعات کی حدتک ترمیم چاہی جا رہی ہے ان دفعات پر اور جو آئے ہیں ان پر جتنے ممبر صاحبان نے ترمیم لانے کی کوشش کی ہے میں جناب ادب کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ ممبر صاحبان کو اس میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے جو ترمیم حکومت کے اس وقت زیر غور ہے اسے جوڑنے کیلئے بارڈ رکھا جائے اور آج عدالتوں کی جو حالت ہے اس پر غور کیا جائے تو مناسب ہے تا دیوں کی دفعہ ۹ میں جو کہ میں اب کورٹس کی سبجج اڈیشنل منصفی اور انکے پکونیری جو رسڈکشن میں (Pecuniary Jurisdiction) بڑھائے گئے ہیں اور ۹ آئے کے ذریعہ یہ شرط رکھی گئی ہے کہ حکومت بموجب عدالت العالیہ انکے پکونیری جورسڈکشن میں ایک ہزار سے دو ہزار تک اضافہ رکھی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اختیار بعض منصفوں کو دیا گیا ہے اور بعض کو نہیں دیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہے کہ بعض منصفان ایک ہزار اور بعض دو ہزار تک پکونیری جورسڈکشن رکھتے ہیں لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کیونکر یہ ترمیم ایسی ہی مضمون سے لاگو ہوگی

جنکے اختیارات ایک ہزار کے ہیں اور ان سے لاکھوں ہی ہونگی۔ جنکے اختیارات پہلے ہی سے دو ہزار کے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کی ترمیم کے بعد یہ تمام منصفان چار ہزار کے پیکیوٹری جورسڈکشن کے ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں اس لیے ایسا معلوم نہیں ہوتا ہے کہ ابھی ابھی ایک ممبر نے کہا اور اگر حکومت کا ایسا ہی منشا ہے تو یہ آنریبل صاحب طلب ہے کہ وہ پیکیوٹری جورسڈکشن کو عام طور پر دو ہزار کے لیول پر لانا چاہتے ہیں تاہم انکے بعد ایسے میں یہ ہے کہ حکومت عموماً عدالت العالیہ یا عدالت العالیہ عموماً حکومت ایسا امینڈمنٹ کرسکتی ہے لیکن اس امینڈمنٹ پر ممبر رکن نے جو ترمیم پیش کی ہے اس سے یہ واضح ہوتی ہے کہ الفاظ دو ہزار کے جائے چار ہزار رکھے جائیں۔ اسکے متعلق میں اس پراویزو کی طرف ہاؤز کو دھیان دلانا چاہتا ہوں جسکے متعلق سے ہاؤز کے دونوں جانب ہی کچھ غلط فہمی معلوم ہو رہی ہے کہ عدالت العالیہ کو یہ جو حکومت نے اختیار دیا گیا تھا کہ وہ منصفوں کو کلاسیفائی کرکے انکے اختیار کو دو ہزار کردے لیکن پھر بھی اس پراویزو کا تعلق پیکیوٹری جورسڈکشن سے نہیں ہے بلکہ یہ کہ آج جن منصفوں کے اختیارات ایک ہزار یا دو ہزار کے ہیں اگر انہیں چار ہزار کردیا جائے تو ان کیسس کا کیا حشر ہوگا جو سب جج کے پاس زیر دوران ہیں یا پنڈنگ ہیں کیا وہ تمام مقدمات ان عدالتوں کو واپس بھیجدیے جاسکتے ہیں یا یہ کہ یہ ترمیم کے بعد متعلق ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حکومت نے اس پراویزو کے ذریعہ سے اسبات کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ حکومت نے سنہ ۱۹۵۱ء میں جو امینڈمنٹ کیا وہ اس لیے واضح نہیں کہ ہائیکورٹ کے فیصلہ جات کیا ہیں کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس سے سب کی عدالتوں میں کافی انتشار پیدا ہوگیا تھا لہذا اسکو ختم کرنے کے لیے سنہ ۱۹۵۰ء میں یہ پراویزو رکھا گیا تھا لیکن اگر اسکے معنے یہ لیے جارہے ہیں کہ وہ پیکیوٹری جورسڈکشن کا ہی نہیں ہے تاکہ سکیں تو لیے یہ اس پراویزو کو اومٹ (Omit) کیا گیا تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ سکیں ہم ان مقدمات سے متعلق رہینگے میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ آج جو امینڈمنٹ انٹروڈیوس کی جارہی ہے یہ ہزار کے اختیار کی حد تک آتا ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ آج ہمارے ہاں ایک ہزار کی منصفان بھی ہیں اور دو ہزار کی منصفان بھی اگر چار ہزار کی ترمیم کو منظور کیا جائے تو وہ انصاف کے نقطہ نظر سے زیادہ مفید نہ ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ میرے لائق دوست اس سے متفق ہونگے کہ ایسے سب جج کو جن بھی ہیں جن کے پاس کام زیادہ نہیں ہے لیکن اکثر منصفان ایسے بھی ہیں جنکے پاس بہت زیادہ کام ہے اور اس ترمیم سے جو آنریبل ممبر نے پیش کی ہے اور بھی زیادہ ان انکول ڈسٹری بیوشن آف ورک (Unequal distribution of work) ہوگا۔ اس غیر مساوی تقسیم کار کو روکنے کے لیے تمام منصفوں کو یہ اختیارات نہ دینے چاہئیں بلکہ اس مسئلہ کو حکومت اور عدالت العالیہ پر چھوڑا جائے تاکہ جہاں وہ انکی ضرورت محسوس کریں اور جنہیں سمجھیں انکو چار ہزار تک کا اختیار دے دیں۔

دوسری چیز جو میں ہاوز کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سول کورٹس امنڈمنٹ بل میں جب کوئی ترمیم کی جاتی ہے تو اس کو دو نقاط نظر سے دیکھا جاتا ہے ایک تو وکیل کے نقطۂ نظر سے اور دوسرے اس شخص کے نقطۂ نظر سے جو ملزم ہے میں ادبا یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کو یہ دیکھنا ہوگا کہ لوگوں کو جو انصاف چاہتے ہیں انہیں کس طرح سہولت بہم پہونچائی جاسکتی ہے اور ایسے کیسس (Cases) یعنی مقدمے کس طور پر کس طرح مکمل ہو سکتے ہیں اسی لیے میں عرض کرونگا کہ ہمیں اس درستی سے دیکھنا چاہیے کہ عوام جو اپنے مقدمات کا فیصلہ چاہتے ہیں انہیں کس طرح کی سہولت حاصل ہے اگر اس نظر سے ہم دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی جانب سے جو امنڈمنٹ لائی جا رہی ہے وہ امنڈمنٹ ہی سب سے زیادہ موزوں امنڈمنٹ ہے اس لیے ... ہزار کی جو امنڈمنٹ پیش کی گئی ہے وہ نہ صرف غیر موزوں ہے بلکہ اس سے مقدمہ کنندگان پیدا ہو کر ان لوگوں کے لیے جن کی وکالت کی جا رہی ہے فائدہ نہیں پہونچے گا بلکہ اس سے انکو زیادہ نقصان ہوگا اس لیے میں اس ترمیم کی جو ... ہزار کے لیے پیش کی گئی ہے مخالفت کرتا ہوں

سری دگمبر راؤ بندو جی اس بل میں جو امنڈمنٹ لائی گئی ہے اس کے بارے میں کافی بحث ہو چکی ہے میں صرف دو امور کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ کہ جن آنریبل ممبر نے امنڈمنٹ لایا ہے ان کا منشا یہ ہے کہ دو ہزار کی جائے ... ہزار کا جورسڈکشن (Jurisdiction) رکھا جائے اس کے بارے میں یہ عرض کرونگا کہ آج کے حالات میں عام طور پر ہر منصفی کو جائے دو ہزار کے (جیسا کہ اب بل امنڈمنٹ کے ذریعہ اختیار دیا جا رہا ہے) ... ہزار کا اختیار (جیسا کہ آنریبل ممبر نے امنڈمنٹ کے ذریعہ تجویز کیا ہے) دیا جانا صحیح نہیں ہوگا البتہ یہ تجویز کیا جاسکتا ہے کہ جہاں ضرورت ہو وہاں پر جورسڈکشن ... ہزار تک بھی بڑھا دیا جاسکتا ہے جو کہ آنریبل ممبر نے اسکی وضاحت کردی ہے اس لیے میں اسکی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا

میری گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ ابھی ایک آنریبل ممبر نے کہا ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مسئلہ کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے ہم کو ایک طرف یہ دیکھنا کہ عدالتوں کو کیا جورسڈکشن دیا جائے اور دوسری طرف یہ بھی دیکھنا ہے کہ عدالتی ایفیشنسی (Efficiency) کے ساتھ کام کر رہی ہیں یا نہیں میں عرض کرونگا کہ جو امنڈمنٹ اور اصل بل کے ذریعہ گورنمنٹ کی جانب سے پیش کیا گیا ہے وہی منظور کرلے اور جو دوسرے امنڈمنٹس پیش کیے گئے ہیں انکو رد کر دیا جائے

(Shri B D Deshmukh rose—)

Mr Speaker The Minister has already replied Before his reply I waited for nearly three minutes but as no hon, Member rose in his seat I asked him to reply

Does the hon Member want the amendment to be put to vote ?

Shri A Raj Reddy Yes

Mr Speaker The Question is

That for the words two thousand ' in clause 2 of the said Bill the following words be substituted namely— Four thousand '

The Motion was negatived

Mr Speaker The Question is

That clause 2 stand part of the Bill

The Motion was adopted

Clause 2 was added to the Bill

Mr Speaker Now we shall proceed to clause 3 Shri Raj Reddy

Clause 3

Shri A Raj Reddy Mr Speaker Sir I beg to move That for paragraph (1) of clause 3 of the Bill the following be substituted namely—

' (1) For the words beginning with The Government may and ending with the words of the High Court' the following words be substituted namely—

'The High Court may with previous intimation to the Government' "

Mr Speaker Motion moved

That for paragraph (1) of clause 3 of the Bill the following be substituted namely—

' (1) For the words beginning with The Government may and ending with the words of the High Court the following words be substituted, namely—

The High Court may with previous intimation to the Government' "

Mr Speaker I will take up the other amendments later on because this itself is a controversial subject The Member may now speak in respect of his amendment

شری اے راج ریڈی سرکار کو اس بل میں جو ترمیم پیش کی ہے اوریجنل سیکشن ۹ میں اس بل کی دفعہ (۹) (الف) میں ترمیم لائی گئی تھی اور عدالت ہائے دیوانی کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ ان کے متعلق ہائی کورٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو قبل از قبل اطلاع دیکر وہ عدالت ہائے منصفی کو اضافہ مالیت کا اختیار دے سکتا ہے لیکن سیکشن ۹ میں جو تبدیلی دی گئی عدالت العالیہ کی سفارش پر گورنمنٹ ایسا عمل کرسکتی ہے الفاظ اوس میں رکھے گئے ہیں ضرورت کو نوٹیفائی حکومت قبل از قبل اطلاع دیکر اختیارات اضافہ مالیت کرسکتا ہے خیال رکھا مناسب سمجھکر یہ امنڈمنٹ پیش کیا تھا اب ایک معزز رکن نے فرمایا کہ جس صورت میں انفرادی طور پر منصفوں کو یہاں جہاں ضرورت ہو جائے دو ہزار کے ہزار کی مالیت دیا جانا چاہیے گورنمنٹ عدالت العالیہ کی عدالت العالیہ گورنمنٹ کو قبل از قبل اطلاع دیکر ضرورت سمجھا جاوے ایسے عدالت العالیہ کو دینے میں کوئی عدالت العالیہ طور پر جہاں کہیں ضرورت محسوس کرے گورنمنٹ کو اطلاع دیکر ہزار کا اور سب ججس (Sub Judges) کی حد تک ۲ سے ۵ ہزار مالیت کا اختیار مناسب دے سکتی ہے اس لیے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے تاکہ ہائی کورٹ سہولت کے ساتھ جہاں کہیں ضرورت ہو اس کا اضافہ کرسکے ان حالات کے اظہار کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ معزز ایوان میری اس ترمیم کی تائید کریگا

مسٹر اسپیکر آپ سیکشن (۹) سے متعلق ترمیم کو پڑھکر سنادیں

شری اے راج ریڈی سیکشن (۹) اے کے الفاظ یہ ہیں

The Government may on the recommendation of the High Court by notification in the Jarida increase the original pecuniary Jurisdiction of ,

The Govt may on the recommendation of the High Court سے

The High Court may with previous intimation to the Govt کہا ہے

کے الفاظ رکھے ہیں

شری دگمبر راؤ بندو یہ ایسا سیکشن ہے جس میں پیش نہیں کیا جارہا ہے بلکہ اوریجنل ایکٹ (Original Act) میں پیش کیا جارہا ہے

مسٹر اسپیکر چونکہ یہ اس سے جو امنڈمنٹ پیش ہے اس سے سیکشن (۹) اے کی زد میں آجاتا ہے اگر یہ سکشن علحدہ ہوتا تو ممکن تھا اوس پر علحدہ غور ہوتا ۔

چونکہ وہ اس طرح نہیں آیا اس لیے میں اس امنڈمنٹ کو نامنظور کرتا ہوں۔ لیکن میں
اسٹینڈنگ رول (۴۳) پڑھکر سناتا ہوں

"An amendment must be relevant to and within the scope of the subject matter of the motion to which it relates"

بل کی ابتدا ہے جو بل آیا ہے وہ گویا یہ ہے کہ وہ سکس ہی امنڈمنٹ کے دائرہ
میں آتا ہے۔ اس وجہ سے ایک جزو اس میں موجود ہے جو اس کو پورا نہیں کرتا کہ
اس وجہ سے میں نے اس کو الاؤ کیا ہے

شری سری سیتا رام راؤ اس کو الاؤ کرنے کے متعلق مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے
لیکن عرض کرنا ہے کہ اصل دفعہ (۹) کے الفاظ میں جو مطلوب رکھو امنڈمنٹ لانا
چاہا ہے وہ اور اس پر غور کرسکتا لیکن امنڈمنٹ ان الفاظ میں ہے

For paragraph 1 of clause 3 of the Bill, substitute the following, namely—

"(1) For the words beginning with 'The Government may' and ending with the words 'of the High Court' substitute the following

جہاں جو امنڈمنٹ پیش ہوا ہے اسکے کلاز (۳) کے پیراگراف ( ) کو دیکھنا ضروری
ہے اسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی الفاظ ایسے نہیں ہیں جس میں
ترمیم کی جاسکے کلاز (۳) پیراگراف (۱) کے الفاظ یہ ہیں

In section 9 A of the said Act

(1) In clause (*b*) for the words 'one thousand' and 'two thousand' the words 'two thousand' and 'four thousand' shall be respectively substituted"

اس کے لیے امنڈمنٹ پیش ہوا ہے کلاز (۳) پیراگراف ( ) میں سے پڑھکر سناتا ہے
اس کے لیے جو امنڈمنٹ پیش کیا جارہا ہے وہ یہ ہے

'For the words beginning with 'the Government' and ending with the words 'of the High Court' substitute the following"

یہ امنڈمنٹ اگر کلاز (۳) پیراگراف (۱) کے لیے قبول کیا جائے تو اسکا مطلب یہ ہوگا
کہ اصل بل جو پیش ہوا ہے اس میں امنڈمنٹ نہیں ہورہی ہے بلکہ پورا سکس وہ ایسے رد
میں آرہا ہے اسکے لیے امنڈمنٹ الاؤ کیا گیا اس کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہے اگر
امنڈمنٹ منظور نہیں ہوجاتے تو اصل بل میں ترمیم نہیں کی جاسکی کیونکہ اصل بل کے
پیراگراف (۳) ایسے میں ایسے الفاظ ہی نہیں تو پھر اسکی کیسے ترمیم ہوسکتی ہے اسکے

ڈمس (Admission) کے متعلق تو مجھے کوئی عذر نہیں ہے لیکن یہ مسئلہ غور طلب ہے محض اصل قانون کے کچھ الفاظ اس کے پیراگراف سے متعلق ہونے کی وجہ سے اس بل میں ایسی ترمیم پیش کی جائے تو یہ کہاں تک مناسب ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں

Mr Speaker Regarding that matter what I think is that the subject matter of section 9 A is

> "the Government may on the recommendation of the High Court by notification in the Jarida increase the original pecuniary Jurisdiction of subordinate Judges and Munsiffs "

So the question of Government is there Similarly that very section contains a proviso

> ' Provided that the Government may by notification in the Jarida delegate to the High Court its powers under this section

So the question of delegation to the High Court is also the subject-matter of that section

Therefore, I have allowed the amendment as it is within the purview of section 9 A of the original Act

Let us now discuss the amendment on the merits

سری لکشمن کونڈا جی الفاظ میں امنڈمنٹ لایا گیا ہے و اس میں یہ بیں سکتا اس مسئلہ پر ڈسکس ہوسکتا ہے لیکن

مسٹر اسپیکر میں سکے متعلق رولنگ دے چکا ہوں

سری لکشمن کونڈا بیشک مسٹر اسپیکر جن الفاظ میں یہ امنڈمنٹ پیش ہوا ہے اسکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ وہ گورنمنٹ کی جانب سے پیش ہوا ہے اسکے معنی یہ کلاز ( ) میں یہ امنڈمنٹ کسطرح بھی نہیں بیٹھ سکتا اور نہ اسکا مفہوم نکل سکتا ہے اگر اسکو اسی حالت میں منظور کیا جائے جس حالت میں کہ یہ پیش ہوا ہے تو کسی طرح بھی نہیں بیٹھ سکتا امنڈمنٹ کا یہ منشا ہے کہ حکومت کو کسطرح اسمیں دخل نہ ہونا چاہیے اور صرف ہائیکورٹ کو یہ اختیار حاصل رہنا چاہیے کہ وہ جس جانب عدالت کو مناسب سمجھے مرافعہ جات دے میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح اصول بھی نہیں ہوگا اسلئے کہ کورٹ میں جب تک کوئی کارروائی نہیں جاتی ہائیکورٹ کا تعلق نہیں پیدا ہوتا کورٹ میں معاملات کے جانے سے پہلے حکومت پر ذمہ داری رہتی ہے اس مسئلہ پر کہ ابتدائی قرار کے پاورس (Powers) سمجھی کو دینا

چاہیے نا ہیں نہ صرف ہائیکورٹ کو بلکہ حکومت کو بھی غور نا چاہیے کیونکہ زر
کی رو سے منصف کے عمل و طریقہ کار وغیرہ سے متعلق حکومت کو مانی ہیں جو
امورہیں گورنمنٹ کو ملنا ہے سکو منظور رکھنا گورنمنٹ کے لیے ضروری ہوا ہے علاوہ
اسکے ہم کی سہولت اسکی مدد ورت ہی مال وغیرہ بہ سی سری ہیں جن و
غور کرنا بعض ہائیکورٹ کا کام نہیں بلکہ حکومت کا بھی حصہ ہے گورنمنٹ تک
اسی اختیاری (Authority) ہے جسکو ان امور پر غور کرنا چاہیے اسلیے
گورنمنٹ سے ان قوتوں کو مکمل طور پر استعمال کرنا مناسب نہ سمجھتے ہوئے ہائیکورٹ
سے مشورے کے بعد اختیارات کے استعمال کو مناسب سمجھا اس لحاظ سے میں اس امنڈمنٹ
کی مخالفت کرتا ہوں

مسٹر جگنا تھ راؤ حیدرکی جو امنڈمنٹ اسوقت ہاوز میں پیش ہوا زیر بحث ہے
مجھے شبہ ہے کہ اگر ہاوز اسکو منظور کرلے تو یہ کسطرح اس ایکٹ میں آسکتا
(۹) اے جو اوریجنل (Original) سکشن ہے وہ اسطرح شروع ہوتا ہے کہ (

9A Government may on the recommendation of the High Court by notification in the Jarida increase the original pecuniary jurisdiction of

اسکے بعد ایک اور پروویزو ہے (Proviso)

Provided that "

اسکے بعد اوریجنل ایکٹ (Original Act) میں گورنمنٹ کی جانب سے جو
ترمیم ہوئی ہے اسکو ملاحظہ میں رکھنا ضروری ہے

Not in the first three lines not even in Cl A but in Cl (*b*) we want an amendment on behalf of the Government

کلاز بی میں جو امنڈمنٹ گورنمنٹ کی جانب سے چاہا جارہا ہے اسکا یہ امنڈمنٹ
ل ہے کلاز ۳ میں ان الفاظ کے ساتھ جو امنڈمنٹ شروع ہوا ہے

Paragraph 1 of clause 8 in the Bill is quite different from the paragraph 1 in the original Act The amendment proposed relates to the paragraph (1) of the Bill So how to insert this amendment in clause (8) of the Bill

جو الفاظ وہ استعمال کرنا چاہتے ہیں وہ اوریجنل ایکٹ (Original Act) کے سکشن
(۹) اے کے سنٹنس (Sentences) میں موجود ہیں اسلیے جو امنڈمنٹ اب ہاوز
کے سامنے پیش ہوا ہے اگر اسکو اکسپٹ (Accept) کرلیا جائے تو سوال یہ پیدا
ہوگا کہ اسکو رکھا کہاں جائے اس کے لیے اس ایکٹ میں کوئی جگہ نہیں ہے اگر
اسکو اکسپٹ کیا جائے تو پھر سوال یہ پیدا ہوگا کہ اسکے لیے ایک دوسرا امنڈمنٹ لانا
جائے اسلیے میں ہاوز سے یہ عرض کرونگا کہ قبل اسکے کہ اسکو منظور یا نامنظور کیا

جائے اسکے برائے کیا ہونے والے ہیں ان پر غور فرمایا جائے کیا پھر دوسرا سلیکٹ لانے کے بارے میں سوچنے والے ہیں کیونکہ یہ صورت جہاں نہیں ہے وہی ہے اسلئے میں ہاؤس سے اپیل کرونگا کہ اس امنڈمنٹ کو قبول نہ کیا جائے اسکا کوئی تعلق اوپن امنڈنگ بل (Amending Bill) سے نہیں ہے جو لایا گیا ہے

دوسری چیز میں یہ عرض کرونگا کہ چار ہزار تک اختیارات دینے کا اختیار ہائیکورٹ کو دیا جارہا ہے اس سے گورنمنٹ کو کوئی تعلق نہیں ہے اس بارے میں ہائیکورٹ خود غور کررہا ہے اور اپنے پروپوزلس (Proposals) گورنمنٹ کے سامنے رکھیگا بہتر طور پر اسکا تصفیہ کرسکیگی کہ آیا چار ہزار کے اختیارات دیے جائے جائیں یا نہیں اختیارات کے اضافے سے گورنمنٹل مشنری (Governmental Machinery) میں کیا اثر ہوگا اسکا اندازہ گورنمنٹ کرسکتی ہے نہ کہ ہائیکورٹ اگر کسی منصف کو چار ہزار کے اختیارات دیے جائیں اور وہاں اتنا کام بڑھ جائے کہ دو منصفوں کے کام کی ضرورت پیش آئے تو پھر گورنمنٹ کے لیے وہاں تمام منصفی کا مزید سوال پیدا ہوگا ان تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اس خیال سے کہ ایسی صورتحال پیدا نہ ہوں اس اختیار پر حکومت کی منظوری کو ضروری خیال کیا گیا جو غیر مناسب نہیں ہے اس سے حکومت کا انتظام بہتر طور پر چل سکیگا پروپوزل ہائیکورٹ پیش کریگا اور اسکی منظوری حکومت دیگی اسلئے میں ہاؤس سے اپیل کرونگا کہ اس امنڈمنٹ کو قبول نہ کرے

مسٹر پیراشی راؤ۔ جو امنڈمنٹ پیش ہوا ہے

سری رامے راج ریڈی۔ اس امنڈمنٹ کے متعلق یہ غلط فہمی پیدا ہورہی ہے کہ پوائنٹ میں جو نہیں سمجھ سکا میں اسکے متعلق کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں تاکہ بار بار معزز ارکان کو تکلیف ہو

سری پیراشی راؤ۔ یہ سوال پیدا ہورہا ہے کہ یہ امنڈمنٹ منظور کیا جائے تو کس طرح الفاظ میں یہ سکیگا۔ اسلئے میں ایک امنڈمنٹ لارہا ہوں وہ اسطرح کہ

'Provided that the Government may by notification in the Jarida delegate to the High Court'

کی جائے

The High Court may with previous intimation to the Government'

اس میں سے یہ الفاظ نکال کر

Mr Speaker (Intervening) Let us discuss it on the merits

شری ایاسی راؤ گوائے یہ لفاظ اس میں رکھے جائیں تو یہ مقصد کی دور ہو جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کسی آنریبل ممبر کو سرے سے اس کے بعد دوسرے امنڈمنٹ کے لانے کی ضرورت نہ کرنی پڑیگی

اسکے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ یہ اختیارات ہائیکورٹ کو دیے جا رہے ہیں اس میں یہ لفاظ ہیں

Provided that the Government may by notification in the Jarida delegate to the High Court Section '

اس سے پہلے یہ کہا گیا ہے کہ اسمیں ہائیکورٹ کو اسکا اختیار ہے کہ وہ عدالت ہائے اضلاع کے اختیارات کو بڑھائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو اختیارات ہم دے رہے ہیں کریمنل معاملات (Criminal Matters) کے متعلق ہیں ان کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ ابھی لائق دوست نے کہا عدالت کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے ۔ پہلے گورنمنٹ کو یہ ضرورت دکھائی دی ہے کہ مقدمات دائر کرنے والوں کو سہولت ہو مقدمات کسی جگہ کم ہیں اور کسی جگہ زیادہ ہیں مقدمات دائر کرنے والوں کو یہ بات معلوم ہوتی ہیں کہ انہی عدالتوں میں کن سہولتوں کی ضرورت ہے مقدمات کسی جگہ کم ہیں اور کسی جگہ زیادہ ہیں ان تمام حالات کے لحاظ سے ہائیکورٹ کو اختیارات دیے جا رہے ہیں ۔ دوسرا کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہائیکورٹ ہی اس پر غور کرسکتی ہے کہ آج تک جو ایسے امور کو دیکھتی رہی ہے وہ جہاں اس نے ضرورت سمجھی ان کی منصفوں کے اختیارات کو بڑھائے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کو ایسے اختیارات علحدہ علحدہ دائرے میں کو دینا یہ ایک سادی اہم مسئلہ ہے جہاں تک ہوسکے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اختیارات ایک شخص کے ہاتھ میں یہ رہیں تاکہ اوکو تقسیم کیا جائے ان چیزوں کو ہماری گورنمنٹ اپنے پیش نظر رکھے یہ اچھا ہوگا تاکہ دیگر اہم امور کی انجام دہی کیلئے زیادہ فرصت مل سکے ۔ جائے اسکے

مسٹر اسپیکر ۔ ادارہ (Proviso) میں یہ ہے کہ

Provided that the Government may by notification in the Jarida delegate to the High Court its powers under this section '

ورعمل بکس میں اسکی گنجائش رکھی گئی ہے

شری اباسی راؤ گوائے ۔ سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ دیکھے کی امنڈمنٹ یہ ہے کہ ہائیکورٹ دیکھیگی ۔ اگر گورنمنٹ کو جو اختیارات حاصل ہورہے ہیں وہی اختیارات ہائیکورٹ کو حاصل ہوں تو وہ سامنے ہے اسکا فیصلہ کرسکیگی کہ کس منصفی کے اختیارات میں جانے کی ضرورت ہے ۔ ضرورت کا اندازہ کرنے کے بعد وہ منصفی کے اختیارات میں اضافہ کریگی اور گورنمنٹ کو اسکی اطلاع دیگی

M Speake Now we ad ou n t ll F ve of the C oc

4 30 p m The House then adjourned for recess t ll F ve of the Cloc

I' Ho se eassemb ed afte recess at F ve of the Clock

[*M Speake n the Cha*]

سری س وکو ے سہ سسک س س
کے ہاطلے کمطلس کے ے گے س ھا ک
گ لس ھائکو کے سس کی ک لا
گ ک ک ع ے ک ک س ے کم ک ے
ھائکو ے س سک علط ط ے سا کا ک
سرے سلہ سے کا سعمد ھے کسں ے کے سرکوں

Governme t nay on the recommendat on of the H gh Cou

کی ھاے

The H gh Cou t may w th the previous nt mat on to the Go e nn ent

لاطا کہی س س ے ل کا سعد سرطو ہو ھسک ھے سکے ھے ھد
کے رلو وکی ے سو ملط لبھی سد ے کا سکاں ک سکے علں ھی
سکے سلاسے آ ھے کہ سکو Om t کیا ے س سل
ے ہے سں کیا ھے کرے ھب کی بعصلی صاحب ذرے

ھر سسکر سری ج کی سا کی س ب
ھے ج ط O g na not ce of amendment

T e fi st th ee l nes beginn ng from The Goverm ent ma and ending w h the wo ls of the H gh Cou t n ay be o n ed and nstead the fo low ng words may be nse a namely

The H gh Co t n ay w th the prev o s nt mat on to the Go e n ent

And conseq ent y the fi st proviso to sect on 9 A of the a d Act l o tted

کسں ے ب ی سل ک سطح ھے

The Govern nent may on the recon menda o of he H g Cou by not ficat on n the Ja da ncrease the o g na pecuma y u sd ct on of

کی ہے ی ح ی کو میں

The H gh Court may w th p ev ous t na o to the Gove nment nc ease he o g nal pec n a y j s ct on of

ح ہیں ہے ہیں ہے کی ما ک ی ہے کہ کوئی

ط

ی س م و کھیل کر ک حو میں گی ہے س
H gh Cou may کی جائے Gov nn m y ہے گ میں
کے ہیں لفاظ میں کر

Prov ded that the Gove nment may by not fica o tn Ja da delegate to the H gh Co t ts powe s unde h s sect on

ہے + H gh Cou t nay کہیں ہیں +
ر مستک سا ہے ہی ن ہے ما کی

The fi st prov so to sect on 9 A of the Act be om ed

گ کی ل ہم ہی کو ہے ک کے لیے ہی ی
کو کے

میری س و م و پیل کر جان کہ ک ہی بد کا گیا ہے
گ ک ہما ہے کی جائے ہے ہیں کہ ہائیک ب گ سے کہ س
ی P e ous n nat o ک ساکرے ہیں ہہ لب
ک ھا ن ل سے ہے ہیں ہی کے سے ہے سی لب
ی س ہیں ما کے ے کرسی ہم ید ہوگی س س ہائیک
سا ثری ہے گ کسے سا ی ہی ہے س ہی ہے کی مہ ہیں
لئے ہے س Co esponde ce ھنی ہے س ہیں ی ہے
س میں ی کی گ طلاع کے بعد سی حرک مذکر
س ن ی سم کی بد ہیں ھیں + ہے کہ گ کہ ہر
ڈسٹرکٹ فسانسل مطد ط ہے ہے کا م بھی ہیں حو منع
طرھ ہیں مسر صد کی بعد گیا کہی میں صد ہیں مستہ میطح
میا مما جهک میں هسکا

اس لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ گورنمنٹ نے جو ترمیم رکھی ہے وہ صحیح طور پر نہیں ہوئی ہے بعض ہائیکورٹ کے اختیارات دیدینا اور سول کورٹ کے ... کا موقع نہ دینا صحیح نہیں گورنمنٹ نے جو ترمیم پیش کی ہے صحیح ہے اور وہی منظور ہونی چاہیے

سری گوپال راؤ ایکبوٹے منسٹر اسکے سر سکشن ۹ ... جو ترمیم ... ممبر کی جانب سے پیش ہوئی ہے وہ ... کہ ... عالیجناب نے فرمایا اسپیکر کی ... اصول ... اگر سکشن (۹) کے سادی اصول کو ... نظر رکھا ... اور ... پیش کی ہوئی ترمیم کو دیکھا ... تو اسکے لحاظ سے یہ ترمیم بالکل بے معنی ہو جاتی ہے ... اصل سوال ... جو ریزڈکس کنفر Pecuniary Jurisdiction confer) کرنے کا ہے ... اس کا جو اصول ہے وہ دو اجزا پر مشتمل ہے ... دوسرے بھی ... معنی ہونگے کہ ہائیکورٹ نہ اختیار ... عدالتوں کو کنفر نہیں کر سکتی جو ریزڈکس کنفر کرنے کا اختیار ... کو حاصل ہے ... والی ... کہ ہائیکورٹ کو حکومت کے مقابلہ میں یا حکومت کو ہائیکورٹ کے مقابلہ میں کھڑا کیا جائے بلکہ ہم یہ طے کر رہے ہیں کہ عدلیہ کا کام اچھی طرح چلانے کے لیے حکومت کیا کر سکتی ہے ... سادی طور ... سوال ہے ... یہ ہے کہ یہ اختیار کس کو دیا جائے ... آپ کو اس وقت کی حکومت کے قانون بنانے والوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ... (Vest) کرے کل اختیار حکومت کے ذمہ کردے اور ... حکومت چاہے ... ہائیکورٹ ... ڈیلیگیٹ (Delegate) کر سکتی ہے لہذا اگر اس سادی اصول کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ ترمیم نہیں لائی جا سکتی ... آپکی ترمیم کرنے وقت اس ... چلے میں نے یہ کہا ہے کہ مساوی طور پر کام کی تقسیم ہو کہ ہر ... کو ... ممبر کو اتنا کام ملے کہ وہ وقت مقررہ میں اسکو انجام دے سکے ... ہمیں کچھ اور بھی دیکھنا ہے کہ جوڈیشری کا کام صرف انصاف کرنا ہی نہیں ہے بلکہ انصاف کرنے کے ساتھ ساتھ عوام میں اعتماد پیدا کرنا بھی ہوتا ہے

Not only Justice has to be done but Justice must appear to have been done

صرف انصاف کرنا ان کا کام نہیں ہے بلکہ یہ دیکھنا بھی ہے کہ حقیقی انصاف کیا جا رہا ہے اس لیے عوام میں اعتماد بھی پیدا کرنا ضروری ہے اس اصول کو پیش نظر رکھکر اگر دیکھا جائے تو یہ واضح ہوگا کہ عدالت عالیہ میں ... (Day to day work) ہوتا ہے اور وہی ... ہے کہ ... جو ریزڈکس کنفر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی پیش نظر ہوتا ہے کہ حکومت کے ... چلتے ہیں جو ڈیلیگیٹڈ پاورس (Delegated powers) ہیں ان میں کسی ترمیم کی ضرورت ہو ... اسلئے ... جو قانون ... سکتا ہے ... سکو ... نافذ کرتے ہوئے

م ہونی چاہیے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ایک بھی مثال نہیں جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ حکومت کے اس زیادہ نازک وقت میں عدالتوں کا کام بہتر ہو رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ بھی متفق ہوگی کہ اس قانون کا عدم جوڈیشل ایڈمنسٹریشن میں ایک طرح کی ساخت پیدا کرتا ہے لیکن جو ترمیم لائی جا رہی ہے اس سے تو انتشار پیدا ہوگا۔ ایسی کوئی وجہ ایجوکیشن کی جانب سے بھی نہیں بتلائی گئی جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ پاور ڈیلیگیٹ کرنے کے بعد کسی قسم کا حادثہ ہو رہا ہے اگر یہ ثابت کی جاتی تو پوزیشن کا کسی حد تک اسٹرانگ (Strong) ہوتا

دوسری چیز جو میں آپ کے سامنے خاص طور پر لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سول کورٹس امینڈمنٹ ایکٹ پیش ہے وجہ یہ ہے نہ صرف سمجھاں بلکہ محض رہی رہا ہے جیسا کہ ایکویری جو ریسٹ کسی بھی کمی کا زیادہ ہو اور

مسٹر اسپیکر! یہ امینڈمنٹ پیش نہیں ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارا ہائیکورٹ کو دیے جانے نا گورنمنٹ کو

میری گورنمنٹ راؤ کو سے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کسی وجہ سے کس وقت کی وجہ سے کسی کسی طرح منطبق ہوگئے اگر حکومت اپنی اسی طور پر ترمیم امور کو نہ رکھے۔ ہر فیصلے پر محض عہد داری عاید کی گئی ہیں لہذا صرف مشاورتی کی سہولتوں کو اسی طور رکھ کر کام نہیں چلے گا بلکہ مقدمات کے تصفیہ میں کئی طرح سہولت پیدا کریں گے تو دوسری طرف ان کا معیار بلند کرتا ہے۔ آج اگر ہم ماتحت عدالتوں کے اختیارات میں غیر معمولی اضافہ کردیں تو ممکن ہے نہ صرف عدلی نظام پر عوام بلکہ عوام کے دلوں میں غلطی اور بد دلی پیدا ہوگی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام میں سینکٹیٹی آف لاء (Sanctity of Law) باقی نہیں رہے گی۔ اس مشہور مقولہ کو ہم میں سے ہر ایک فرض کیا جانا نظر رکھنا ہوگا

Not only justice has to be done but justice must appear to have been done

اس اصول کو ہمیں بنیادی طور پر سامنے رکھنا چاہیے اور عوام میں اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے ہمیں ترمیم کرتے وقت ہر ایک قدم مضبوطی سے اٹھانا چاہیے۔ اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایکٹ کی ابتدائی ہی سطروں میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ اتنے مکمل ہیں کہ ان میں کسی قسم کی ترمیم بھی بیجا ہوگی۔ لجسلیچر ہر وقت ترمیم ہے اور جب تک کہ ہمیں یعنی لجسلیچر کو حق حاصل ہے ہائیکورٹ یا حکومت کوئی ایسا رد و بدل نہیں کرسکتی جو ان مقصد کے خلاف ہو۔ اسلیے میں اس ترمیم کو قبول کرنے کے لیے یا اس میں کسی رد و بدل کے لیے آمادہ نہیں ہوں

شری جی ڈی دیشمکھ مسٹر اسپیکر سر آنریبل ممبر فار ساورگھاٹ نے اس بل کی وکالت کرتے ہوئے جب سے پر زور آرگومنٹس ہمارے سامنے رکھے

ہیں جسمیں میں سمجھنے سے قاصر ہوں کیونکہ جو رسم بتیں کمھارھی ہے وہ بہت ہی صاف سیدھی ہے ہمارے سامنے سوال یہ ہے کہ آج جو ناورس اسمبلی ڈیلگیٹ کررہی ہے وہ راست ہائیکورٹ کو دے جائیں یا گورنمنٹ کو جو بل ہمارے سامنے لایا گیا ہے اسمیں یہ ہے کہ یہ اختیار ہم گورنمنٹ کو دے رہے ہیں جو پھر ہائیکورٹ کو ڈیلگیٹ کررہی ہے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہائیکورٹ ایک ایسا ادارہ ہے کہ جسکے رتبہ اور مرتبہ کے متعلق کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا اور جو بھی روایات ہائیکورٹ نے قائم کیے ہیں وہ مسلمہ ہیں اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اسمیں انتظامی محکمہ کو دست اندازی کی گنجائش نہ ہونی چاہیے۔ آنریبل ممبر نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض ایسے حالات ہیں جنکی وجہ سے اسمیں ترمیم کرنے کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے جب کہ ایک سال پہلے ہی اسی ترمیم عمل میں آچکی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جو ترمیم ایک سال پہلے ہوئی وہ کسی منتخبہ اسمبلی کی جانب سے نہیں ہوئی بلکہ وہ اس وقت کی حکومت کی جانب سے کیگئی جو ایک منتخبہ اسمبلی کی حیثیت نہیں رکھتی تھی اسلیے انہوں نے جو ترمیم مناسب حال کی کردیگئی میں ناورز کے امریٹس کیلیے قانون عدالت ہائے دیوانی سرکار عالی نمبر ۶ بابتہ سنہ ۱۳۲۳ ف کی دفعہ ۶ الف کے جو الفاظ ہیں ذکر سنانا ہوں۔ عدالت العالیہ کو اختیار ہوگا کہ کسی عدالت متعینہ ابتدائی سماعت کے اختیارات میں ایک ہزار یا دو ہزار روپیہ یا اسقدر مالیت کی حد تک اضافہ کرے مگر ایسی صورت میں بہ اطلاع محکمہ سرکار کو دیگا اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ ترمیم الجھن پیدا کرنے والی ہے جب ہائیکورٹ یہ محسوس کریگا کہ اس سے کاروبار اچھی طرح نہیں چل سکیگے تو سال دو سال بعد اسمبلی جائے ہائیکورٹ کے یہ اختیار گورنمنٹ کو دے سکتی ہے۔ اسلیے ہائیکورٹ کو ناور ڈیلگیٹ کرتے ہوئے سنہ نہ کرنا چاہیے جسکی وجہ سے یہ خدشہ پیدا ہورہی ہے اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر اعتراض کرچکے ہیں وہ بل واپس لیجائے اور وہ آنریبل ممبرس جو اسکی تائید کررہے ہیں اسکی مخالفت فرمائیں اور جو ترمیم ہماری جانب سے پیش کیگئی ہے اسکی تائید فرمائیں تو مناسب ہوگا

श्री शिवाजी गुरुनाथी वासवाळ (माधवनगर) अध्यक्ष महाराज या विधेयकांतील कलम ९ (ब) या भागाला श्री अमेंडमेंट देण्यात येत आहे ती सध्यें व नवीन अमेंडमेंट मध्यें फरक असाकाय आहे की नवीन अमेंडमेंट प्रमाणे खालच्या कोर्टाला पावस देण्याचा अधिकार फक्त हायकोर्टाला असावा आणि पूर्वीच्या अमेंडमेंट प्रमाणे असे ठरविण्यात आले होते की हायकोर्टाला वर खालच्या कोर्टांना पॉवर्स द्यावयाच्या असतील तर त्यांनी सरकारकडे तशी शिफारस करावी व मग सरकारला हे योग्य वाटल्यास त्या प्रमाणे पावस देण्याची परवानगी सरकार हायकोर्टाला देईल

दोन्ही अमेंडमेंट मधील फरक असाकाय आहे की नवीन अमेंडमेंट आपण स्वीकारल्यास असूक बाबतीत सरकारच मत काय आहे हे हायकोर्टाला समजण्यास मार्ग नाही पण जुन्या अमेंडमेंट प्रमाणे कायमच राहिल्यास कोणतेहि कार्य सरकार आणि हायकोर्ट या दोघांच्या सल्ल्याप्रमाणे

होईल. मला वाटते सरकार आणि हायकोर्ट यांच्या सल्ल्याप्रमाणे आणि सहमताने झालेले काम विशेष योग्य होईल. नवीन असेंबली जर आपण स्वीकारली तर हायकोर्टाला आपण करीत आहो ही गोष्ट सरकारला पसंत आहे की नाही हे कळावयास मार्ग राहणार नाही. आणि सरकारलाहि हायकोर्ट जी गोष्ट करीत आहे ती योग्य आहे किंवा नाही यावर विचार करावयास संधी मिळणार नाही.

वरील दोन्ही प्रकारांपैकी जुनी असेंबली योग्य आहे. कारण त्यात कोणतीहि गोष्ट हायकोर्ट आणि सरकार यांच्या सहमताने होईल व त्यामुळे राज्यकारभार चालविणे सुलभ होईल. वरील दृष्टीने विचार केल्यास ही जी नवीन असेंबली पुढे ठेवण्यात आली आहे ती अयोग्य आहे असे मला वाटते.

شری دگمبر راؤ بندو۔ مسٹر اسپیکر سر اس امنڈمنٹ کی تائید میں ہوں۔ اگر ہم کانسٹی ٹیوشن کو دیکھیں یا پارلیمنٹری ڈیموکریسی کے اہم اصولوں پر نظر ڈالیں تو یہ بات صاف ظاہر ہوگی کہ لیجسلیچر (Legislature) دراصل ہائیسٹ باڈی (Highest Body) ہے جس کو ہر قسم کا پورا اختیار ہے اور ڈیلیگیٹڈ پاورس (Delegated Powers) جو ایگزیکیٹو (Executive) کے پاس ہوتے ہیں۔ کانسٹی ٹیوشن کو ہم دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جب پارلیمنٹ ان سیشن (Parliament in Session) یا اسمبلی ان سیشن (Assembly in Session) نہ ہو تو ایگزیکیٹو کوئی آرڈیننس (Ordinance) جاری کر سکتی ہے۔ پارلیمنٹری ڈیموکریسی (Parliamentary Democracy) کے بارے میں میں جو کچھ جانتا ہوں اوسکے سبب میں سمجھتا ہوں کہ نظامی امور میں ڈیلیگیٹڈ لیجسلیشن تو جیسے ایگزیکیٹو کے پاس ہوتے ہیں ایسے کسی اور ادارے کے پاس نہیں ہوتے۔ اس وجہ سے پہلے جو قانون تھا اسمیں یہ قرار دیا گیا تھا کہ حکومت کو اس کا اختیار رہے گا کہ ہائیکورٹ کی مرضی پر جو جیوریسڈکشن (Jurisdiction) میں اضافہ کرے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایک پرنسپل یہ ہے کہ ہائیکورٹ ایک آزاد ادارہ ہوتا ہے اسمیں شک نہیں لیکن اڈمنسٹریٹولی (Administratively) یعنی انتظامی طور پر وہ حکومت کے ماتحت ہوتا ہے اور اس لیے دیگر انتظامات کے بارے میں حکومت اور ہائیکورٹ دونوں کے مشورے سے احکامات دیے جاتے ہیں۔ میں اس سلسلہ میں یہ بھی کہونگا کہ جو بل حکومت کی طرف سے پیش نہیں ہوا ہے وہ ہائیکورٹ کے مشورے سے ہی تیار کیا گیا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے اوسکو رد کر دیا جانا چاہیے۔

مسٹر اسپیکر: اب اس امنڈمنٹ کو ووٹ کے لیے رکھا جائیگا

Clause 3

Mr Speaker The Question is

"That the first time lines beginning from "The Government may" and ending with the words "of the High

Court' may be omitted and instead the following words may be inserted namely

> 'The High Court may with previous intimation to the Government' "

The Motion was negatived

Mr Speaker The second amendment is that of Shri Narayan Rao Vakil Does he want to move the amendment ?

شری نارائن راؤ وکیل (طولی) میں امنڈمنٹ موو کرنا نہیں چاہتا

Mr Speaker There is also a third amendment in the name of Shri Raj Reddy As the original amendment has been lost the consequential one need not be moved

The Question is

"That clause No 3 stand part of the Bill"

The Motion was adopted

Clause No 3 was added to the Bill

The Question is

"That clause No 4 stand part of the Bill"

The Motion was adopted

Clause No 4 was added to the Bill

The Question is

"That Short title and Commencement and Preamble stand part of the Bill"

The Motion was adopted

Short title Commencement and Preamble were added to the Bill

Mr Speaker Now we shall proceed to the third Reading of the Bill Shri Digamber Rao Bindu

Shri Digamber Rao Bindu Sir I beg to move

"That L A Bill No XXIX of 1952 the Hyderabad Civil Courts (Amendment) Bill 1952 be read a third time and passed"

Mr Speaker The Question is

"That L A Bill No XXIX of 1952 the Hyderabad Civil Courts (Amendment) Bill 1952 be read a third time and passed"

The Motion was adopted

شری مخدوم محی الدین مسٹر اسپیکر اصول کے لحاظ سے جو بل پیش ہونے والا ہے اس سلسلہ میں میری ایک درخواست ہے کہ جو بل ہمارے سامنے پیش ہونے والا ہے اسکی اہمیت اسکے نتائج اوس کا مالی اثر اور اوسکے جو نتائج اور سوسائٹی پر لوگوں پر ہونگے اوسکے پیش نظر ہمیں اسکی اسٹڈی کا کافی وقت نہیں ملا اسی رو روی اور عجلت میں اوس پر بحث نہیں کی جاسکتی اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اسکی ریڈنگ آج نہیں ہونی چاہیے بلکہ ہمکو اس پر بحث کرنے کے لیے موقع دیا جانا چاہیے۔

مسٹر اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ کل ہاوس کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا تھا اور ہاوس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اسکی فرسٹ ریڈنگ ہو جائے تاکہ اسٹڈی کے لیے کافی موقع رہے اس لئے ظاہر ہے کہ ہاوس نے جو فیصلہ پہلے کیا ہے اوس کے مطابق عمل ہونا ضروری ہے

شری اے راج ریڈی میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر نے جو درخواست پیش کی ہے وہ بہت درجہ واجبی ہے دیگر مسودات کی ریڈنگ پر وقت صرف کرلیا جاسکتا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسکی وجہ سے آج کارروائی نہیں کی جو بل آنے والا ہے اوس میں ممبری ذمہداری اور دیگر قانونی تکلف موجود ہیں جس کے لیے ہمیں صحیح طور پر سوچنا اور سمجھنا ضروری ہے چونکہ کسی بل کے مطالعہ کا یہ آخری موقع ہوا کرتا ہے اس لیے یہ درخواست منظور ہو جائے اور اسکی بجائے دوسرے بل کی فرسٹ ریڈنگ ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں ٹھیک ہوگا

مسٹر اسپیکر حالانکہ یہ کامنشا ہے کہ ہر اس بل کی فرسٹ ریڈنگ کے دوسرے بل آج لیے لیے جائیں اور اس کو ملتوی کر دیا جائے

شری دگمبر راؤ بندو مجھے کوئی عذر نہیں ہے

L A Bill No XXXII of 1952, The Hyderabad Compulsory Primary Education Bill

Mr Speaker Let us now take up The Hyderabad Compulsory Primary Education Bill Shri Phoolchand Gandhi

Shri Phoolchand Gandhi Sir I beg to move

"That L A Bill No XXXII of 1952 The Hyderabad Compulsory Primary Education Bill 1952, be read a first time"

Mr Speaker Motion moved

شری پھول چند گاندھی : مسٹر اسپیکر - کہ میں تحریک لاتے ہوئے کوئی اعتراض
نہیں ہوا ایسے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غیر نزاعی بل (Non controversial Bill)
ہے اور یہ بہت جلد تیسرے ریڈنگ (Third Reading)
سے بھی گزر جائیگا میں عام طور سے بل کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں
میں اس اسمبلی کے سکنڈ سیشن (Second Session) میں ایک قرارداد
کے سلسلہ میں کہا گیا تھا کہ حیدرآباد میں بھی کمپلسری پرائمری ایجوکیشن
(Compulsory & Free Education) کے لئے بل لایا جائیگا
چنانچہ بل یہاں لایا جارہا ہے میں نے کہا ہے کہ جہاں ولیج (Village)
یا گروپس آف ولیجس (Groups of Villages) میں جہاں پرائمری
ایجوکیشن کی سہولت حاصل ہے وہاں یہ قانون لاگو کیا جاسکیگا تاکہ بچوں کے
ماں باپ وذمہ داریوں کو مدارس میں داخل کیا جائے اس سلسلہ میں یہ اعتراض ہوتا ہی
ممکن ہے کہ جتنے موجودہ مدارس کے لئے ہی کافی معلمین اور عمارتیں نہیں ہیں تو آپ
یہ کیا چلا رہے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ کسی اسکیم کے لحاظ سے پرائمری اور
وہی کمپلسری ایجوکیشن لاگو کرنے کے لئے قدم اٹھایا جارہا ہے اس وقت کمپلسری
ایجوکیشن ان کے حدود (Areas) کو جن لیا جاکر جن میں یہ
کام شروع کیا جاسکیگا اس کے لئے ہم نے یہی دلائل کی ہے جس کی وجہ سے کوئی
تکلیف پیش نہ ہوگی اور وہاں ہی وہاں کمپلسری ایجوکیشن کا کام شروع کیا جاسکے گا
ایسے اسکولس جب قائم ہو جائینگے تو پھر کسی کو کوئی اعتراض کا موقع نہیں رہیگا
کہ در حقیقت کافی تعداد میں نہیں ہیں یا مدارس کے لئے کافی عمارتیں نہیں ہیں کیونکہ
اس کے لئے سسٹم یہ رکھی گئی ہے کہ یہ کام چلانے کے لئے لوکل کمیٹیز (Local
Committees) کی فارم (Form) کرنے کا انتظام کیا گیا ہے

اس میں گارڈین (Guardian) کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں ایسے
شخص کو بھی سرپرست کیا گیا ہے جو کسی لڑکے کو ملازم رکھا ہو کیونکہ یہ ہوسکتا
ہے کہ کسی لڑکے کا فطری گارڈین نہ ہو اس لئے ایسے شخص کو بھی گارڈین کی تعریف
میں لیکر اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا مستوجب قرار دیا گیا اور اسکی
سزا کے لئے (٥) روپیہ تک رکھی گئی ہے اور اسکے بعد ہر روز کے غیر حاضری
پر ۸ آنے تک جرمانہ کی صورت میں بھی مقرر کی گئی ہے کیونکہ جب کوئی کمپلسری
قانون نافذ کرنا ہو تو کوئی معمولی سزا مقرر کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے

اس صراحت کے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ جو بل کمپلسری ایجوکیشن کا ہاوس
کے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ ہاوس بالاتفاق منظور کرلے اور ہو سکے تو
پھر ایک ادھ گھنٹے کے اندر ہی اسکی تھرڈ ریڈنگ بھی ہو جائے تو مناسب ہے

سری ادھو راؤ ٹیل ... مکرسر حسا کہ بھی ... ل ھوکی س مہ ر
یہ ... نا کا ی وس کے سکس (ہ) میں کملسری ھوکسں دس سال ہی کرنے
کی ہ ... کی ی ہے ... کا ی ہو ن کو نا د ھوئے ں سال ہو کے ھیں ور ح ھارے
ھاں ... م ک لم پا ... ھا ہے و کملس ی ھوکی س کے لیے ھاوس ی ہلا بل
ھے ... س ل کے ا سبب ی عکس ید ... رسس (... Statement of
Objects & Reasons) میں ا ... یا ہے کہ کملسری ھوکسں صرف کسوبی
رھکا س کی حد ... کی ھی محدود رھیگی

سری بھول حیدگا بلدھی ... اسا ہیں ھے ... بلکہ وھاں سے سروع کیا جائیگا

سری ادھو راؤ ٹیل ... حمد ... ل کے ڈ ملسں (Details) سے ظاہر ہے کہ
را ... ل ھے ... سل (Principle) دو ... ھو ھے ... مگر اصول
و ل ... ہے لدا (Ideas) سے عمل کرنے کی حس کوسس ھوں
حاھیے ... وس ہے کہ ... و کو س ط ... س ... ل ہوا اچھا ھے لیکن س س حسے
سکس ھیں ن ... رعو کیا جائے ... و معلوم ھوگا کہ حوکوسسں ایک محدود ا رہا کے لیے
کی ... ھی ھیں ... و ... وی بوب کے سا ... ہیں کی جا رھی ھیں ... س ھاوس کی توجہ
سکہ ... ن ( ) کی طرف ... ول کر ... ونا

Sec 10 Arrangements shall be made by Government to provide free instruction in approved schools for children whose attendance at school under this Act is made compulsory and whose guardians do not arrange for their instruction in special schools or recognised schools

می اسکولس کے ... س گریڈس (Grades) ... ں ... مسام بنائے گیے ھیں
ا پروڈ اسکول (Approved School) ۲ ریکگنائزڈ سکول (Recognised School) ۳ اسپسل اسکول (Special School) ... اپروڈ سکول
کے بارے میں ... یہ ... کیا گیا ہے کہ کوئی فس نہیں لی جائیگی ... ریکگنائزڈ اسکول
ور اسپسل اسکول میں فس لی جاسکی ... ہیں ... عرض کرونگا کہ دیہات میں جو مزدور
اور کسان رہتے ھیں ... ن کے لیے ... مسکل ھے کہ و اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے فس ... ا
کر ... جہاں ... بتایا گیا ھے کہ کمیونٹی پراجکٹس کے جو موضعات ھیں ... ن میں اپروڈ
اسکولس (Approved School) قائم کیے جاسکیں ... باقی دو قسم کے
سکولس میں فس لی جاسکی ... س طرح گویا آپ اس بات ... مجبور کر رہے ھیں کہ لڑکوں
کو فس دیکر سکول میں بھیجیں ... جہاں ... روڈ اسکول ... ہونگے وھاں مجبوراً فس دیکر
بھیجنا پڑیگا ... ور ... گر ... بھیجیں تو ... ان کے سر پرستوں کے لیے سزا ... تجویز کرتے ھیں اور
اس طرح ... نا ... سال کے لڑکوں کو پابند کرتے ھیں کہ وہ تعلیم حاصل کریں

دیہات کی حالت یہ ہے کہ جس بچہ کو دس سال کا ہو اسکو کہیں
کہیں نوکر رکھ دیا جاتا ہے اپنے جانوروں کے چرانے کے لیے ماں اسکو
مجبور کرتی ہے کہ کھیتوں میں کام کرے دن بھر محض مدرسہ کا خیال یہ ہے کہ انکو
اس کام کاج سے نجات دلانے کے لیے اسکول میں بھیجا جاتا ہے لیکن وہ غریب زندگی
بسر کا کھانا ان کے لیے کہاں اور رہنے کے لیے کہاں مہیا کرنے کے لیے کیا کیا ہے؟
حالت یہ ہے کہ ماں باپ کو کافی مزدوری نہیں ملتی اور نہ چھوٹے بچوں کو بھی
مزدوری کرانے پر مجبور ہیں ایسی حالت میں ان بچوں کے لیے مشکل ہے کہ وہ اپنے بچوں
کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے روانہ کردیں اور وہ بھی دس دن کر

Mr Speaker to provide free instruction

Shri Udhavrao Patel Arrangements shall be made by Government to provide free instruction in approved schools for children whose attendance at school under this Act is made compulsory and whose guardians do not arrange for their instruction in special schools or recognised schools

میں نہیں سمجھتا کہ ایک دیہات میں اس قسم کے اسکول کھولنے اسے کا امکان ہے
( ) کمپوری ٹریکس کے لیے ( ) اسکو بس ظاہر ہے کہ ہم نہ کھول سکیں اگر
وہی کمپلسری ایجوکیشن کا خیال ہے تو روڈ اسکول کھولنا چاہیے اور اس کے لیے
پروویژن (Provision) رکھنا چاہیے ان مواضعات میں پرائمری اسکول
نہیں ہیں وہاں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اس نصاب میں داخل کرنا ہوگا جس میں اسکول
میں ملنے جب تک ان پر ذمہ داری عائد کر رہے ہیں تو ایسی صورت میں ان کے لیے
سہولتیں بھی مہیا ہونی چاہئیں جب آپ ان پر پینالٹی (Penalty) لگا رہے
ہیں تو آپ کو ذمہ داری بھی قبول کرنی چاہیے اور فی الواقعی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیے
بالخصوص جبکہ دستور میں اسکی ہدایت ہے مساعد دستور کی اس ہدایت کا مقصد یہ ہو
کہ دس سال میں ہندوستان میں کوئی ان پڑھ نہ رہے اسلئے یہ کام کیا جا رہا ہے یہ سنا
کہ آرٹیکل سے نے کمیٹی یہاں میں فرمایا کہ ایسے اعتراضات آسکتے ہیں کہ
موجودہ اسکولوں میں ہی جو تعداد ہے ان میں بچے نہیں ہیں تو پھر یہ یا عدم
کیوں ایسا کیا جا رہا ہے وجہ یہ ہے کہ اب عوام کا شعور بیدار ہو گیا ہے اور عوام یہ خیال
کر رہے ہیں کہ تعلیم حاصل کرکے جو کاروبار دوسروں کے ہاتھ میں ہیں انہیں اپنے
ہاتھ میں لینے کی اہلیت پیدا کریں عوام میں تعلیم حاصل کرنے اور اپنے بچوں کو
تعلیم دلانے کا شوق پیدا ہو گیا ہے لیکن کوئی مایوسی ہوتی ہے جب وہ تعلیم یافتہ
لوگوں کو ان ایمپلائڈ (Unemployed) دیکھتے ہیں ان پڑھ لوگوں کا
(Unemployment) اتنا بڑھ گیا ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا
جب ایک تعلیم یافتہ نوجوان دیہات میں بیٹھا رہتا ہے اور سرکاری نوکری کے غم میں

گر رہا ہے تو سکے ماں باپ کو یہ ہی محسوس ہوتا ہے کہ جس کی تعلیم ... صرف ہو ... وہی بچہ برسرِ روزگار اور بیکار وقت گزر رہا ہے ... سے حالات ... ہوئے ہیں کہ بہت سے لوگ ہیں ... کے پاس ہر وقت برسرِ روزگار ہیں ... محسوس ہوتا ہے کہ ... کر رہے ہیں ... کی ہے ... محسوس ہوتا ہے کہ ... ہمارے رجحان ... رہا ہے کہ تعلیم حاصل کرکے نوکری کی جائے ... ہمارا طور تعلیم ... سا ہے کہ اس سے صرف کلارک (Clerk) ہی بن سکتا ہے

مسٹر اسپیکر ... آپ محسوس کر رہے ہیں وہ کمپلسری ایجوکیشن سے متعلق ہے

میری ادھر راؤ شنل عوام میں ایجوکیشن کی ... وجہ یہ تھی کہ تعلیم دیکر ہم بچوں کو اس قابل بنانا چاہتے کہ ... علی عہدوں پر مامور ہوں ... سمجھ یہ ہوا کہ ... برسرِ روزگار ہیں ... کی وجہ سے تعلیم کے خلاف رجحانات پیدا ہونے کا امکان ہے

یہ وہ رجحانات ہیں ... عوام میں ان امپلائمنٹ کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں ان کا خیال یہ ہو رہا ہے کہ تعلیم پاکر بھی ہم ... حاصل نہیں کر پائے ہو مقصود تھی

میرے عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن (Higher Education) ... اور کمپلسری ایجوکیشن سے ... فائدہ وہی وقت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ ملک کے ہر فرد کو ہر نوجوان کو اس ملک کے مفاد کے لیے استعمال کیا جائے اگر یہ ... نہیں تو پھر میں کہونگا کہ کمپلسری ایجوکیشن سے ... حاصل ہوگا ؟ صرف یہی ہوگا کہ ایک ایک کا مزید اضافہ ہو جائے گا اس سے زیادہ ... کوئی فائدہ نہ ہوگا اس سے زیادہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا

سری مخدوم محی الدین مسٹر اسپیکر سر لازمی ابتدائی تعلیم کے ... آنریبل ممبر نے پیش کیا ہے جہاں تک اسکے نام کا تعلق ہے وہ ... کمپلسری ایجوکیشن جس کی برسوں سے مانگ تھی تمام آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ عرصہ سے ہمارا یہ مطالبہ تھا کہ پرائمری ایجوکیشن یا ابتدائی تعلیم لازمی ہونی چاہیے اس کے لیے بڑی جدوجہد سارے ہندوستان میں چلتی رہی اور اب بھی اس کے لیے ... ([illegible]) برابر جاری ہے مقصد یہ تھا جس آدرش ([illegible]) کو ہم نے سامنے رکھا تھا وہ یہ تھا کہ ہمارے بچے غریبوں کے بچے مزدوروں و کسانوں کے بچے تعلیم حاصل کرسکیں اچھی تعلیم پانے کا موقع مل سکے مگر اس بل کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ... وہی دوکان ... پھیکا پکوان کا مقولہ اس بل پر صادق آتا ہے ۔ نام تو رکھا گیا ہے کمپلسری ایجوکیشن مگر یہ ہماری ریاست کے ان معنوں پر صادق نہیں آتا جو تعلیم کے معنی ہیں اس کا سکوپ (Scope)

بہت محدود ہے اسکی سروعات ان ہی مقامات پر کی جائیگی جہاں کمیونٹی پراجکٹ (Community Project) کے تحت کام ہونے والا ہے یہی جاری حکومت کا منشا لگتی ہے کہ جہاں جہاں کمیونٹی پراجکٹس کے سنٹرس قائم ہونگے وہیں ابتدائی لازمی تعلیم کا بندوبست کیا جائیگا دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے کیسے دیہاتوں میں کمیونٹی پراجکٹس کے سنٹرس قائم ہونگے اور کتنی مدت میں یہ کام انجام کو پہنچے گا

اس ریاست میں جملہ ۲۲ ہزار گاؤں ہیں ان میں سے کیسے گاؤں میں ابتدائی تعلیم کے مدارس ہیں میرے پاس اسکے اعداد و شمار ہیں جنہیں میں ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں اگر اس میں کچھ غلطی ہو تو آنریبل منسٹر انکی اصلاح کر سکتے ہیں

پہلے (۱۹۴۸ء) پرائمری اسکولس تھے سنہ ۵۰ء میں ان میں (۲) کا اضافہ ہوا اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ پوری ریاست میں اس وقت جملہ (۱۹۵۲ء) پرائمری اسکولس ہیں گورنمنٹ نے بعد تائیح سالوں میں ( ) ہزار پرائمری اسکولس کے کام لینے کا ٹارگٹ (Target) مقرر کیا ہے اس لحاظ سے اگر ( ) میں سے (۱۹۵۲ء) منہا کیے جائیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگلے (۵) سال میں حکومت مزید (۲۰۳) مدرسے ریاست میں قائم کریگی اور کمیونٹی پراجکٹ سے ملک امداد کی جائیگی کمیونٹی پراجکٹ کے سلسلے میں موجود حکومت کی اسکیم سات سو گاؤں تک محدود ہے اور وہ بھی پانچ سال میں تکمیل اسکی اس لحاظ سے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کمپلسری ایجوکیشن کے نام سے جو تعلیم دی جائے گی وہ بہت محدود ہے اور عوام کی اس مانگ کو پورا نہیں کیا جارہا ہے جو ایک عرصہ سے رکھی گئی ہے میں یہ مانتا ہوں کہ ایک آنریبل ممبر نے فرمایا یہ ایک حقیقت ہے کہ عوام میں سوئی کا بڑا ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ چاہے دیہاتی کسان ہو یا ملوں میں کام کرنے والا مزدور یا متوسط طبقہ کا فرد ہو یا متوسط گھرانے کا ہر شخص ہر ایک تعلیم حاصل کرنے کا شوق زیادہ رکھتا ہے جب یہاں لازمی تعلیم کا بل پیش کیا گیا ہے تو اس سے ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب ان مطالبات کی کچھ حساب کی تکمیل ہوگی لیکن اگر عوام آپکے اس کمپلسری ایجوکیشن بل کو دیکھیں تو انہیں انتہائی مایوسی ہوگی کیونکہ اسمیں اسقدر محدود گنجائش ہے کہ اب ۵ سال میں صرف (۲) پرائمری اسکولس قائم کرنیکا ادرس رکھے ہیں اور پھر معلوم نہیں عملاً کیا ہوگا میں تو یہ کہونگا کہ جہاں جہاں پر لوکل پرائمری اسکولس ہیں کم از کم انہی میں آپ لازمی تعلیم کا انتظام کریں اور اسکے علاوہ جو نئے مدارس قائم ہورہے ہیں انہیں بھی اسکے تحت لے لیا جانا چاہیے

دوسری بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ کہ کمپلسری ایجوکیشن یعنی جبری تعلیم ہے جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے اشارہ کیا خاص طور پر جہاں مذہبی (۳) کہیں گروپ

(Categories) میں منقسم ہیں ایک ریکگنائزڈ (Recognised)
اسکولس دوسرے اسپیشل (Special) اسکولس اور تیسرے وہ (Approved)
اسکولس اپروڈ اسکولس کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہاں بچوں کے لیے تعلیم دی جائیگی
دوسری کیٹگری میں کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن دفعہ ( ) میں یہ کہا گیا ہے کہ

Arrangements shall be made by Government to provide free instruction in approved schools for children whose attendance at school under this Act is made compulsory and whose guardians do not arrange for their instruction in special schools or recognised schools

اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ری (؟) ی تعلیم مفت ہے کہ ایک خاص کیٹیگری میں مفت تعلیم ہوگی میں یہ مطالبہ کرونگا کہ جو مدرسہ کسی کیٹیگری سے تعلق رکھتا ہو اسمیں ابتدائی مدارس میں تعلیم مفت ہو اور بچوں کو مفت ہی دیجانی چاہیے

دوسری بات یہ کہ اس بل میں لوکل کمیٹی کا ذکر کیا گیا ہے سکول بورڈ اس طرح رکھے گئے ہیں یہ کمیٹی انتظامی معاملات میں مدرسوں کی نگرانی کریگی یہ اچھا خیال ہے میں لوکل کمیٹی کی ضرورت کی تائید کرتا ہوں لیکن مجھے ایک بات سے اختلاف ہے وہ یہ کہ ان لوکل کمیٹی میں جو نام دیے گئے ہیں وہ گو منتخب کے نامزد ہیں ان کام کو چلانے کے لیے جمہوری طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے اور اس طرح کہ کمیٹی بھی الکٹڈ (Elected) ہوں یہی جمہوری طریقہ ہے اس دستور کے سبب لوگوں کی پوری پوری نمائندگی ہوسکیگی اور کام بھی اسی صورت میں ٹھیک طور پر چل سکیگا

اس بل کے بارے میں میرے یہ چار ریمارکس (Remarks) ہیں آنریبل ممبر جناب ...کمیونسٹ پارٹی کو حق حاصل ہے ترمیم دینے کے لیے جو پیش کی ہے اور یہ فرمایا کہ موجود مدرسوں کے لیے ہی جگہ اور معلمین نہیں کمی ہے اسکولس کیلئے معلمین اور جگہ کہاں ملیگی یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ یہ آرگومنٹ (Argument) کوئی معنی نہیں رکھتا میں کہونگا کہ اگر مدرسوں کے لیے عمارتیں نہیں ہیں تو سایہ میں بیٹھ سکتے ہیں جھونپڑوں میں پڑھایا جاسکتا ہے اگر معلمین کی تعداد اس وقت کم ہے تو بڑھائی جاسکتی ہے ٹریننگ کا بندوبست کیا جاسکتا ہے ٹریننگ سنٹرس قائم کیے جاسکتے ہیں اور جلد جلد مطلوبہ معیار پر لایا جاسکتا ہے ان دقتوں کا ذکر کرتے ہوئے میں کہونگا کہ جہاں جہاں کمیونسٹ گورنمنٹ کے تحت کام ہو رہا ہے وہاں ساری کمپلسری ایجوکیشن کا انتظام کیا جاسکا لیکن یہ بات ایک مغالطہ ہے جو گمراہ کن ہے اگر ہم دوسرے ممالک کا حال دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں بھی ایسی دقتیں پیش آئی تھیں لیکن ان دقتوں کو باسانی حل کیا جاتا ہے لیکن جہاں آپ کی کمزوری اور عمر کو دیکھا جائے

اس طرح کمیونسٹ مواحکث کا رد ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے اس بل کی دوسری خواندگی کے موقع پر میں اس سلسلے میں اپنی جانب سے ترمیم پیش کرونگا

بل کی عام کمزوریاں ہیں جنہیں میں نے معزز اراکین کے علم میں لانا مناسب سمجھا

سری مادھو راؤ بو لنکر (ہنگولی) اون کے سامنے آج کمشنری امور کسی کا بل پیش ہوا ہے میں یہیں حد تک اپنے خیالات عرض کرونگا ہمارے ملک میں جبری تعلیم کی مانگ ایک عرصہ سے ہی اب اسکے تکمیل کا اندیشہ معلوم ہو رہا ہے جبری تعلیم سے متعلق رسل صاحب نے اپنی تمہید میں فرمایا کہ وہ صرف ان ہی بنیادوں پر عمل میں لانی جائیگی جہاں کمیونٹی پراجکٹ کے تحت کام کیا جانے والا ہے ۔ اگر ہم سب ملک کی جانب دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کمیونٹی پراجکٹ میں صرف تلنگانہ اور کرناٹک کے اضلاع کو ہی شریک کیا گیا ہے مرہٹواڑ کا نام نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے جو بھی کام ہوتے ہیں ان میں مرہٹواڑہ کا پتہ نہیں رہتا ہونا تو یہ چاہیے تھا جب ملک کے لیے کوئی کام کیا جارہا ہو تو پورے ملک کو پیش نظر رکھا جائے پورے ملک کے فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے اس نقطہ نظر سے یہ بل اسمبلی میں آنا چاہیے لیکن یہ بل اس طریقہ سے نہیں آیا ہے یہی میرا اعتراض ہے جبری تعلیم نہ صرف ان ہی مقامات کے عوام کیلئے جو کمیونٹی پراجکٹس میں ہیں ضروری رہے بلکہ پوری ریاست کیلئے جبری تعلیم کو لازمی قرار دیا جانا چاہیے اس بل میں تو اسکا ذکر ہے لیکن اس کو صرف کمیونٹی پراجکٹس سے ہی کیوں متعلق کیا جارہا ہے میں نہیں سمجھ سکتا اور نہ کہ اس بل سے عوام کو سہولتیں دینے کے بجائے انکے لیے مشکلات پیدا کر دیے گئے ہیں کیونکہ کسی بھی غریب کیلئے یہ بہت مشکل ہوگا کہ اگر اسکا بچہ مدرسہ میں برابر حاضر نہ ہو سکے تو اسکے لیے جرمانہ ادا کریں دفعہ ۹ میں اسکی گنجائش رکھی گئی ہے کہ انکو جرمانہ عائد کیا جائے اگر آپ جبری تعلیم کے مقاصد کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو آپ کو چاہیے کہ عوام میں تعلیم کا شوق پیدا کریں ان کو سہولتیں دیں ان سے فیس نہ لیجائے لیکن سکے جائے تاکہ فیس لینا اور انہیں مدرسہ نہ آنے کی صورت میں جرمانہ کرنا ملک میں اس اسکیم کو کامیاب بنانے کیلئے کہاں تک درست ہوگا میں سمجھنے سے قاصر ہوں

ایک اور سوال یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ بجٹ میں نہ ملنے کی وجہ سے بھی اس سکیم کو صرف کمیونٹی پراجکٹ ایریاز (Community Projects areas) میں شروع کیا جارہا ہے میں کہونگا کہ آپ نے سکروں ہزاروں مدرسین کو سرکاری ملازمت سے علحدہ کیا ہے اب انکو لے سکتے ہیں بشرطیکہ آپ انہیں لینا چاہیں اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ملک میں استادوں کیلئے بیروزگاری کا جو مسئلہ ہے وہ بھی ختم ہوجائیگا

اسطرح مکانات کی مشکلات کا بھی ذکر کیا گیا میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جیسے نوابوں کے محل نہیں وہ کسانوں اور مزدوروں کے محلے ہیں وہ محلے جنکے سرپرست

تعلیم میں دلچسپی لیتے ہیں جو ان کے بچے بھی ہوں گے ہم ان کے لئے تیار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اب ان میں تعلیم کا شوق پیدا کریں اور ان کے لئے انتظام کریں

دوسری چیز یہ ہے کہ میں یہ کہونگا کہ طلباء کے لئے ۶ سال سے لیکر ۱۱ سال تک عمر کی حد لگائی گئی ہے ہم جانتے ہیں کہ مزدوروں اور کسانوں کے بچے جو دیہاتوں میں رہتے ہیں وہ ان فائدوں سے ناواقف ہوتے ہیں اور یہ کہ ہمارے ملک میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ ۸ ، ۸ سال کے بچے پہلی جماعت میں تعلیم پاتے ہیں اسلئے یہ حد ہونا چاہئے کم سے کم ۸ سال کی عمر کے بچوں کو بھی داخلہ کی اجازت ملنی چاہئے اس وجہ سے کہ وہ ۷ ، ۸ سال کی عمر میں پڑھنا شروع کرتے ہیں کہ کیونکہ ان کے بس میں یہ نہیں ہے کہ اپنے بچوں کو کس عمر میں مدرسہ میں شریک کروانا چاہئے لہذا میں کہونگا کہ عمر کی حد نہ رکھی جائے یا کم سے کم ۱۴ سال تک حد رکھی جائے

ایک اور بات یہ ہے کہ وہ بچے جو سکنڈری تعلیم حاصل نہیں کر سکتے جب راستہ ہی نا کمپلسری فری ایجوکیشن کا نام دیا ہے پھر انہیں سے فیس نہ لینا چاہئے اس وقت ہمارے پاس جو یہ ایجوکیشن ہے کمپلسری ایجوکیشن نہیں ہے اس بل میں جو گنجائش رکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جبری طور پر تعلیم دلائی جائے اس لحاظ سے دیکھا جائے غریب اور خاص طور پر شیڈولڈ کاسٹ (Scheduled Caste) کے بچوں سے فیس نہ لیجائے تو بہت مناسب ہوگا اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ جب آپ تعلیم دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو علم حاصل کرنے کیلئے جن سامان کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً سلیٹس کتابیں کاپیاں اور پنسل وغیرہ بھی گورنمنٹ کی جانب سے مفت سربراہ کرائی جانی چاہئیں تاکہ ہمارے بل کا مقصد پورا ہو یہ کہتے ہوئے میں ختم کرتا ہوں ۔

شری ایم برسملو راؤ (کلہ کڈی) جناب اسپیکر صاحب یہ بل موجودہ حالات کے مناسب نہیں ہے اپنے میرا خیال ہے کہ یہ بے اگر آنریبل ممبر کے ماتحت تمام آنریبل ممبرس کو اسکے مقاصد سے اتفاق ہے کیونکہ کمپلسری فری ایجوکیشن کا جو اصول اور مقصد ہوا کرتا ہے اس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہوسکتا ہندوستان کی تاریخ کو دیکھا جائے اور خود حیدرآباد کی مثال لیجئے تو یہ معلوم ہوگا کہ آج سے ۲۸ سال پہلے جبکہ ٹرسٹ ہوم کونسل کا اجلاس منعقد ہوئی تھی تو جناب وائی آر رام صاحب اور جناب کیشو راؤ صاحب نے ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا کہ حیدرآباد میں کمپلسری فری ایجوکیشن ہونا چاہئے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ میں خود طالبعلم تھا میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ سے کسی کو اختلاف نہ ہونا چاہئے میرے دوست آنریبل ممبر محبوب نگر کے خیالات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس سکیم کو وسیع کیا جائے پھیلایا جائے تاکہ ہمارا ملک جلد سے جلد ترقی پائے یہ ایک جائز خواہش ہو سکتی ہے اور ساتھ میں بھی اگر اپوزیشن میں ہوتا تو یہی کہتا لیکن یہ ظاہر بات ہے کہ ہم جب کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو ہم کو ایک پلان کے تحت ہی چلنا پڑتا ہے ہماری ریاست میں تعلیم

مزاولہ اصحاب ہیں اور کئی سال سے وہ ہر روز مدارس ہیں اور بہت سے مدارس قائم بھی کیے جانے والے ہیں لیکن ہمارے مالی حالات پر نظر ڈالی جائے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں کچھ وقت ضرور لگیگا پلان کے مطابق (Priority) کے ہیں اس لحاظ سے ہمیں اس اسکیم کو جہاں شروع کرنا چاہیے ہیں سب سے پہلے شروع کیا جائے تاکہ وہاں پر اسکول گوئنگ پاپولیشن (School going Population) ہے انکی کافی وسیع مدرسوں میں جاسکے اور یہ مدارس ایسی جگہ ہوں جہاں کے لوگوں کے ساتھ جانے کی اسکے معنی ہیں کہ وہاں حاضری کافی حد تک زیادہ ہوگا آہستہ آہستہ ہم دوسرے حصوں پر اعتراض کیا جاتا ہے تو یہی نہیں سکے گا کوئی اور یہ بھی لیکن اس اسکیم کی تکمیل کیلئے ۵ سال درکار ہونگے

دوسرا نکتہ انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ تعلیم مفت ہوگی سکے بارے میں میرا یہ خیال ہے اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ اگر تعلیم جبری ہوگی تو مفت بھی ہوگی کیونکہ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اگر یہ مفت ہو تو جبری بھی نہیں ہوسکتی اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ سب میں دیں جہاں کمپلسی کا عمل لایا ہے وہاں تھوڑی بہت سزا کا سوال بھی آئیگا جب ہر ایک اسکول گوئنگ ایج (School going age) کے بچوں کو مدرسہ نہیں بھیجسکیں تو وہ قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہونگے اسلیے انہیں کچھ نہ کچھ سزا دینا پڑیگا اس قانون کے تعلق سے میں آپ کے سامنے روپے کی مثال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب وہاں لیبر لیجسلیشن نافذ کیا جارہا تھا تو سب سے پہلے مزدوروں نے اسکی مخالفت کی اور یہ کہا کہ اس قانون کی وجہ سے انکے خاندان کی خصوصی آمدنی میں کمی ہوجائیگی لیکن جس لیجسلیشن کی انہوں نے مخالفت کی بعد میں چلکر وہ انکے حق میں ایک نعمت ثابت ہوا ۔

معلّم کی عمر کے تعلق سے میں یہ عرض کرونگا کہ ۸ سال کی عمر کے لڑکے اڈلٹس (Adults) کی تعریف میں آتے ہیں اور یہ اڈلٹ اسکولس (Adult Schools) یا نائٹ اسکولس (Night Schools) میں جاسکتے ہیں کمپلسری ایجوکیشن صرف ایسے لڑکوں کیلئے ہے جو کم عمر یا ۱۲ سال کے ہوں ۔

ہمارے ملک میں بیروزگاری کی شکایت عام ہے اور کہا جاتا ہے کہ بیروزگاری بہت رہ گئی ہے میں یہ کہونگا کہ اسکول گوئنگ بچے کے جو بچے ہیں ان سے کوئی کام نہ لیا جائے چونکہ بچوں سے کم مزدوری پر کام لیا جاسکتا ہے اسلیے بے ادمیوں کو روزی نہیں لیا جاتا جسکی وجہ سے وہ بیروزگار ہوجاتے ہیں اگر اسکول گوئنگ ایج کے بچے کردیئے جائیں تو میں ہے بچوں سے کم مزدوری دیکر کام لینے کا جو طریقہ رائج ہے وہ ختم ختم ہوجائیگا اور بیروزگار مزدوروں کو بھی کسی حد تک کام مل سکیگا

ان چند خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

శ్రీ ఎ. గంగారెడ్డి—(నిర్మల్)

అధ్యక్షా,

ఇప్పుడు ఎద్దరి నిర్బంధ ప్రాథమిక విద్యా బిల్లు కేవలం దానితో మొట్టమొదట ఎవరికి మిముందు ఈ బిల్లులో సూచన చేస్తున్నారో వారి మియుంటి విద్యావంతులు గుర్తించి కొండించు లేదు. బాలకులకు ఎలాంటి విద్యా సౌకర్యములు లేవు.

مسٹر اسپیکر اب یہ کہ ہندی میں پاس کرسکے ہیں مولوی ہندی
گرمکی ہو پاس کسے

శ్రీ గంగారెడ్డి—తెలుగులో మాటాడితే సులభంగా నాయొక్క ముఖ్య ఉద్దేశము ఏమిటో మీ ముందర పెట్టగలను.

سری پولی حمد گاندھی کہ ہندی میں پاس کرنے مجھے اب دے ہیں
سم لے گی

مسٹر اسپیکر میں نے یہی وہی کہا ہے کہ وہ مسٹر صاحب بیٹھے ہیں
وہ ہندی میں بات کرنا چاہتے ہیں لیکن میں کسی کو مجبور نہیں کرسکتا

శ్రీ గంగారెడ్డి—ఇక్కడ ఏవిధంగా ఎన్నుకున్నారంటే పెద్ద మాటలు ఇట్టి తీర్మానాల ప్రోగ్రాములు (Programmes) ఇంగ్లీషులో పెడుతున్నారు. వాటి మా పెండ్లల ఉద్దేశాన్ని గమనించక ఎన్నుకున్నట్లు తెలుస్తున్నది. అందుచేత ఇప్పుడు చెప్పేదేమంటే ఏవిధముగా ఈ విద్య కావలయున్నదో ఆ విద్య రెండువిధములుగా వున్నది—శాస్త్రవిద్య, బ్రతుకువిద్య. ఈ రెంటిలో తేడా వున్నది. బ్రతుకువిద్య అయినచో ప్రాథమికమైన ఇప్పటిదాం మన ఎరుగుదుము. కాని శాస్త్రవిద్యతో తల్లిదండ్రులకే బాధ్యత యున్నది. పైనుంచి ఈ బిల్లు ప్రకారముగా విద్య నేర్పించనిచో తల్లిదండ్రులకు జుర్మానా కూడా వేయబడుతున్నది. అందుచే శాస్త్రవిద్య ప్రవేశపెట్టినందువల్ల, పేదవారి వారికి కష్టమైపోతుంది. 6 సంవత్సరములనుండి 11 సంవత్సరముల వరకు వయస్సుగల పిల్లలకు విద్య నేర్పితే మెదడుకు ఎక్కువ శ్రమ కలుగుతుంది. మెదడు ఉండదు. అందుచే చిన్న తనములోనే విద్య నేర్పితే శరీరము కండరాలు మెదడుకు ఎక్కువ శ్రమ అవుతుంది. నష్టము కూడా కలుగుతుంది. కాబట్టి ఆరు సంవత్సరములనుంచి పదకొండు సంవత్సరములు వారికి విద్య నేర్పరాదు. శరీరములు బలిసి రొట్టె అన్నము తినినచో బలము కలుగును. కాని మెదడు చెడిపోవును. దీనిని ఎట్లా బాగు చేయుదుము?

పేదవారికి మొట్టమొదటగా ఇప్పుడు తీసుకొచ్చిన బిల్లులో 6 సంవత్సరాలు మొదలు 11 సంవత్సరాలవరకు యున్న పిల్లలకు అవశ్యకమైన విద్య కావలెనన్నచో అటువంటి పిల్లలను పెంచలేకపోతారు. ఆహారము ఉండాలి. శాస్త్రవిద్య అయినప్పటికీ వ్యవసాయపనులు వీటి వంటి బట్టలు పొందాలి. ఈ రెంటికి యిద్దరు మనుష్యులు ఉన్నట్లయితే ఆమె పనికి పోయినప్పుడు ఆ చిన్నపిల్లలను ఎవరు ఎత్తుకుంటారు? కాని పెద్దవారి ఇండ్లలో వారి పిల్లలను

సంరక్షించడానికి నర్సులను పెట్టి ఆడించుతారు (నవ్వు) గొప్పవారి పిల్లలు దూరదు బయటకుపోతే వాటిని కాపాడడానికి కమ్మగాలో బంధిస్తారు కాని బీదవాండ్ల పిల్లలకు ఈ సౌకర్యాలు ఎక్కడనుంచి వస్తాయి? వాండ్లను ఎవరు చూచేదరు? వారి పిల్లలను ఎవరు కాచేదరు? చిన్న పిల్లలను సంరక్షించడానికి, వాళ్లను పోషించడానికి ప్రభుత్వము శిక్షణదారి తీసుకుంటుందా? ఇటువంటి విద్యావిధానం ప్రవేశపెట్టినచో ప్రభుత్వం శిక్షణదారి సహాయం లేకపోతే వాళ్ళ ఉదరపోషణ ఎట్లా జరుగుతుంది? ఆ ప్రకారము శిక్షణదారి తీసుకోవనిచో ఆరు సంవత్సరాలుమొదలు పదకొండు సంవత్సరాలవరకు వయస్సుగల పేదవారి పిల్లలకు పాలుండే వృంద కూడదు ఆ పిల్లల తల్లిదండ్రులు ఏ కైకూలోల్లకో ఎన్నైనా పనులు చేసుకొని బ్రతకాలి ఇప్పుడు ఈ నిర్బంధ విద్యాబిల్లు ప్రవేశపెట్టినచో యజమానులు పశ్లకూల్లలో ౫ సంవత్సరముల పిల్లలనే ౬ సంవత్సరములని చెప్పి పాత ... తీసుకవెళ్ళలేరు ఎనిమిది సంవత్సరముల వయస్సు అని చెప్పినా కూడా పన్నెండు సంవత్సరాలని పుస్తకాల్లో వ్రాసుకుంటారు ఈ రోజుల్లో పొట్టనిండా తినడానికి తిండిలేదు పనులు కూడా దొరుకుటలేదు. పూర్వము గడ్డపారలతో ఎదురువేసేవారు అప్పుడు అందరికి పనులుండేవి ఇప్పుడు గవర్నమెంటువారు ట్రాక్టర్లు (Tractors) పెట్టారు వాటివల్ల గ్రామంలో కూలీలకుండాపోతుంది పశ్లకూల్లలో ఇటువంటి బాధలుండగా వారికి రాత్రి, కాలేజులు మానుకొని ఇంద్రియాలు అనుటు పెట్టాలంటే; ౬ సంవత్సరములనుంచి ౧౧ సంవత్సరముల వారికి వారి ఉదరపోషణకు గవర్నమెంటు (Government) వారు శిక్షణదారి తీసుకొన్నట్లయితే మనము ప్రవేశపెట్టినటువంటి చట్టమునకు ప్రయోజనముంటుంది లేనిచో మీరు బంగారమ్మ, మెడలో గజ్జెలంకట్లు మాదిరి అవుతుంది (హాస్యం) కుంట దింపేసి కొట్టు ఎత్తుకున్నట్లుండి (హాస్యం)

[*Deputy Speaker in the Chair*]

కాబట్టి ఇప్పుడు ఎవ్వరో ఇక్కడ బిల్లును తెచ్చారో దాని ప్రకారం రాత్రి కాలేజీ గాక ఇంద్రియాలను ప్రవేశపెట్టి, శాస్త్రానాలు విధించుట మానుకొని, ఈ బిల్లును పాస్ (Pass) చేస్తే బాగుంటుందని చెబుతూ సమాప్తము చేస్తున్నాను

Shri M S Rajalingam (Warangal) Mr Speaker Sir, the hon mover of the Bill had expected that the three stages of Reading could be finished within half-an-hour But, I am afraid, with the strange questions that have been raised on the floor of the House, we may have to take more time— Though the Bill has been brought forward here to further the spirit of the Constitution of India and implement the State policies mentioned therein—the Bill is being condemned by certain Sections.

Sir, when such a Bill has been brought forward here and even after some hon. Members from this side have thrown light over this Bill, it is strange that some members have said that this Bill has been brought to exploit the opposition. I do

not know, Sir, how such an interpretation can be made In the Statement of Objects and Reasons, it is very clearly mentioned that by a definite programme of progressive expansion, compulsory and free education is going to be introduced in the whole of the State In spite of it, doubts have been expressed on the Bill and these doubts on such a good policy are something, perhaps detrimental to the nation at large

Secondly, Sir, the question of education is being linked up with educated unemployment. No doubt a Bill on educated unemployment might come or would find its own place on some other occasion, but as it stands now, I am afraid, *to take up the question of educated unemployment* and then come to a logic that because educated unemployment is growing, education should cease or primary schools should not be conducted or compulsory education should not be introduced, is all a perverted logic which does not benefit this House

Thirdly, Sir, it has been said in this connection that the maintenance of parents is a prime factor which the Government should look into before the Primary Compulsory Education Bill is introduced. It is doubtful, Sir, whether such things are possible, and whether the Opposition Party—may it be of any ideology—or the Party in Power is right in advancing such arguments I feel, we have forgotten the fundamental principle, viz., Finance I am afraid, such suggestions have no place in the Bill or in the discussions.

Fourthly, Sir, it has been said that compulsory education has been agreed upon in spirit, but it has been argued out by some responsible Members that all the primary schools must be converted into schools for compulsory primary education This is a similar argument, Sir, and I wonder whether the Members have taken into consideration the expenditure that Government will have to incur and also the budgetary provisions If an ordinary Member has raised this point, perhaps, we would have overlooked it. But it has been raised by some responsible Members of the opposition.

Next point, Sir, Some fear has been expressed about the case of students who are not in a position to go to approved schools after that particular area becomes an area of compulsion and about the case of students who due to incapacity to pay school fees cannot go to recognised schools or special

schools It has been argued out that they will be punished These are wrong notions that have entered into the brains of some Members and I am afraid Sir it is not the intention of the Bill In my opinion the Bill has been very carefully drafted If we look into clause 2 (n) of the Bill it will be found that area of compulsion has been defined as the area in which primary education up to any standard is compulsory So the Government have clearly stated that the area of compulsion has to be selected first If we also look into clause 5 (1) we find to determine the exact location of primary schools in its area of compulsion It will be therefore clear that the Local Committee is empowered to go and select the particular few villages While the Local Committee goes to enquire into the whole affair I think one of the prime factors for them is to see whether that particular area possesses that educational consciousness for receiving primary education At the same time they have also to see whether the persons there are in a position to meet at least part of the expenses If necessary their economic standards and such other things will be taken into consideration As such I feel, Local Committees have got greater responsibilities according to this Bill and I do not see any reason why we should doubt that unnecessarily people will be harassed

Lastly Sir another point has been brought here namely that local committees must be elected I am not for it We cannot make the local committees consist of conflicting elements differing on educational policy to make personal grounds This cannot be encouraged as long as the Government is there to continue its own educational policy The policy has to be worked out through Committees over which Government has got confidence We cannot have conflicting elements in the local committees and think of executing or bring into force our educational policy

Another point Sir so far as the question of Community Projects is concerned a wrong notion seems to have entered the minds of certain hon Members that the present scheme is in a way linked up with or has got to be operated by only in areas where the Community Projects are under progress The Bill does not say that. As I understand the hon Minister only meant to say that a good start has been given by the community projects To think that the area of selection is the particular area of

villages wherein the community projects scheme is being implemented is unwarranted and is only a misapprehension that certain members are suffering under. This kind of thinking about the community projects has unfortunately led them even to think of the Anglo American Imperialistic sentiments and arrive at the illogical conclusion that the very spirit of education may even fail. It is even perhaps doubted that it may lead to expansion of imperialistic thoughts. I feel that this is an absurd doubt lingering in the minds of certain hon. Members and I feel that should not be the case.

سری سری سری راملو (ممبی) مسٹر اسپیکر یہ بل جس مقصد سے لایا گیا ہے اسکی منشا سے کسی ممبر کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ میں مسٹر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو تعلیم کو عام کرنے کا مخالف ہو۔ کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اس مقصد میں خلل ہو اسلئے ممکن ہے کہ یہ ہو سکے کہ کبھی آئندہ مسئلہ رکھوا ہوا ممکنہ کیا گیا ہے کہ دو ان معاہدہ میں رواج کیا جا سکے۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ایک اچھا پھل ہے لیکن اس پھل کو کھانا کر اچھی طرح سے ہضم کرنے کیلئے دروس کی ضرورت ہے جب تک دروس نہ کھائے یہ پھل ہضم نہیں ہوسکتا اور یہ ممکن کا نسخہ ظاہر ہے کہ یہ ایک ضروری بات ہوگی واضح طرح کی ارادہ نہ ہو سکی اسلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کام کو ہم اچھی طرح رکھ سکیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسرے ملک کی بات ہم دیکھ رہے ہیں اور یہ ہمیں دیکھنا چاہیے یہ بل کمپلسری ایجوکیشن کے بارے میں ہے۔ یہ صاحب یہ چاہتے ہیں کہ تعلیم دینا مقصود ہے ۔ یہ صاحب یہ جس طرح کے سکول کہ لیے کی ۔۔۔ کنگی ہے ہمیں ایک قسم کا سکول ہے وہ سکول (Approved School) کہا جاتا ہے ایسا ہوگا جسمیں تعلیم دیجائیگی جہاں کہ مجھے معلوم ہے ۔۔۔ ایسی سکولس میں بھی ۔۔۔ ایسا ہو کہ اب ہم کسی کو کمپلسری (Compulsory) کیا جانا مقصود ہے

اس سے پہلے جب میں اسکیم کے موقع پر بھی میں نے یہ اظہار کیا ہے کہ جو صاحب ہیں جو سکولس ہیں انکی حالت بہت خراب ہے کسانوں اور مزدوروں کے لڑکوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کیجاتی انکی حاضری (Attendance) ٹھیک طور پر نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ انکی معاشی حالت اس قابل نہیں کہ وہ مدرسے میں پابندی سے حاضر ہو سکیں۔ مگر ماں باپ اپنی مالی پریشانیوں کی وجہ سے مجبور ہیں انکا حل وہ اس طرح تلاش کرتے ہیں کہ انکا بچہ بجائے اسکول جانے کے کچھ مزدوری کرکے جو معاشی مشکلات ہے جانے ملکی جب بچے گاؤں سے ہیں جو ان اسکول میں نہ ۔۔۔ نہیں ہیں تعلیم دینے والے بھی نہیں رہتے جسکی وجہ سے طلبا کی تعداد گھٹ جاتی ہے مدرسوں کی حالت خراب ناقص ہے ان تمام باتوں کو اس بل میں ۔۔۔ نہیں انہوں نے قبول کیا ہے کہ

یہ خامیاں موجود ہیں ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کمیٹی کی طرف سے جو تجاویز پیش کی جا رہی ہیں وہ بھی ناکافی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سزا (Punishment) بھی دی جائے اس سلسلہ میں غور بھی کیا گیا کہ لوگ اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کیلئے کیوں نہیں بھیجتے کیا اسباب ہیں ۔ معاشی مشکلات ہیں جس کی وجہ سے لوگ مجبور ہیں کہ اپنے بچوں کو مدرسہ نہیں بھیج سکتے ہیں۔ ان کو سمجھانے کی بجائے سزا دلائی جا رہی ہے ایک معاشی مشکلات اور دوسری جانب سزا کی آپ تکمیل یہ سمجھتے ہیں کہ بچے روپے کیلئے کیوں بھیجتے ہیں ؟ ان اسباب کی تلاش کرنی چاہیئے بجائے اسکے حکومت سزا دینا چاہتی ہے۔ دیہاتی معاشی حالات سے پریشان ہیں اسی حالت میں سزا کی صورت ان کے دل و دماغ میں مزید ایک خلش پیدا کر دیگی اسکا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ جس بچے کو روز آٹھ آنہ مزدوری ملتی ہے گویا ماہانہ پندرہ روپیہ وہ کما لیتا ہے اسکو چھوڑ کر وہ تعلیم کی طرف کیوں رجوع ہوگا ؟ اسکے لیے مناسب یہ ہوگا کہ پندرہ روپیہ سزا کی بجائے پندرہ روپیہ بونس (Bonus) یا گرانٹ (Grant) کے طور پر اسکو دیے جائیں تاکہ لڑکوں میں دلچسپی پیدا ہو اور وہ معاشی مشکلات سے بے فکر ہو کر تعلیم حاصل کرنے کیلئے جائیں ۔ جب تک سرکار یا حکومت سے تعلیم کو عام کرنے کیلئے خیراتی (Charity) دی جاتی ہے اور ہر غریب طالب علم کو دی جائیں تو کیا حرج ہے ؟ اس طرح ایک غریب لڑکا گھر کی تنگی کو دور کرتے ہوئے تعلیم حاصل کرسکتا ہے اور دل مستعدی سے تعلیم میں صرف کر سکتا ہے۔ عوام خود اسکے لیے گنجائش دینے کیلئے تیار ہیں جب کہ اور حکومت ہندسے مدد مل رہی ہے اور وہ خرچ ہوتا ہی جا رہا ہے تو سطح ۔۔۔ کے لڑکوں کو روپیہ خرچ کرنے میں کیا برائی ہے ؟ جبکہ آپ راجہ و مہاراجہ اور نوابوں کو لاکھوں روپے دے رہے ہیں جاگیرداروں کو کروڑ روپے دے رہے ہیں تو پھر کسی مزدور کسی کاشتکار پر روپیہ صرف ہو تو کیا برائی ہے ؟ جب آپ کے حوالے پھر رہا ہے جب آپ کی محنت سے ملک میں دولت پیدا کر رہا ہے کیا اوس کا حصہ اس میں نہیں ؟ وہی ۔۔۔ کی عمر کی دولت خرچ ہو رہی ہے ۔ یہ عجیب بات ہے ۔ میں آنریبل منسٹر کے توسط سے حکومت سے درخواست کرونگا کہ بجائے پندرہ روپیہ جرمانہ کے ۔۔۔ پندرہ روپیہ ہر طالب علم کو دیے جائیں تاکہ مقصد اچھی طرح سے پورا ہو ورنہ یاد رہے کہ پیسہ بیکار ضائع ہو گا اور وہاں پڑھنے والا کوئی نہ ہوگا ۔ اچھے پھل میں لگنے جلدی جلدی کھائیں ۔ ۔۔۔ بدنصیبی ہوگی اور جن میں ۔۔۔ ہوگی اور اسکے ۔۔۔ پھلنے پھولنے نہ پائیں ۔ اگر آپ کو یہی مقصود ہے تو اور بات ہے ۔

میں جناب کے ۔۔۔ سکولس کو ۔۔۔ ہیں ان میں سے اسپیشل اسکولس (Special Schools) اور ریکگنائزڈ اسکولس (Recognised Schools) کو ابالش (Abolish) کر کے صرف ایک ہی اسکول قائم کیے جائیں تو مناسب ہوگا لیکن

بناؤسے بدن کا معصد ہے نو اور بات ہے جہاں تک عمومی علم ہے تعلیم پر جو رسمہ صرف ہورہا ہے اس پر ایک آنہ کی روپیہ نہیں آ تی ہوگی تھلا ہوں کہتے کہ مزدوروں اور عربیوں سے کیا ایک آنہ وصول کر کے حرچ کیا جاسکتا ہے ؟ سمندر میں اتنے پانی کی س نکالے سمجھیں تو معصد فوت ہوجائیگا اسلئے ہم کہ جھوڑ دے جیل میں اگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ہے رہی ہے لی ہیں ور اب چلنے والا ہے جس طرح اب ہم عسوں کو امداد دے رہے ہیں اسی طرح بالروڈ کلاس (Bacl ward Classes) بھی اپکی امداد کے مستحق ہیں آپ اسکی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ سرمایہ داروں کو معاوضہ د ا جاے جو عسں سارے ہیں تو یہ حرانہ کا کچھ روپیہ عربیوں ر بھی صرف کیجیے لوگ مہ میں سے تعلیم حاصل کرے آباد ہوجاسکے تعلیم کے حاصل کرنے کا موقع کسی کو نہیں ہے انسان مزدور تک سکا موقع رکھیے ہیں لیکن حسا کہ میں نے کہا معاشی مشکلات تکے عصد میں حائل ہیں آ پ سے میری یہ درخواست کرونگا کہ ان حد انوں ر غور کریں

ڈپٹی اسپیکر اس بل کے متعلق سے صاحب نہ کل ہ تکے اس سلسلہ میں جو آ بل مرس مسٹسس ڈ می کرنا چاہیں وہ سب گذار ہیے ک سی کر یں م سب ہو گا

سوپ سات ع رہے ہیں اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے ہم یہ کل ڈھائی بجے جمع ہونگے

7 0 P M The House then adjourned till 2 80 of the Clock on Wednesday the 26th day of November 1952